REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPERS FOR INDIA AT NO. R. N. 61/57.

[illegible] الرحیم — نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

شمارہ
1

ولقد نصرکم اللّٰہ ببدرٍ و انتم اذلۃ

ہفت روزہ
بدر
قادیان

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالک غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN

[illegible] ...اپوری
[illegible] ...اختر
محمد [illegible] ...سام غوری

۶ جنوری ۱۹۷۷ء — ۶ صلح ۱۳۵۶ ہش — [illegible] ۱۳۹۷ ہجری

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۳ صلح (جنوری) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مورخہ ۲۵/۱۲ کو تشریف لانے والے غیر ملکی معزز زائرین کے ذریعہ یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ جلسہ سالانہ ربوہ کی انتہائی مصروفیات کے باوجود حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے۔ الحمدللہ۔

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۳ صلح (جنوری) حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالےٰ خیریت سے ہیں۔ الحمدللہ۔

قادیان ۳ صلح (جنوری) محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ مع اہل و عیال بفضلہ تعالےٰ خیریت سے ہیں۔ الحمدللہ!

[illegible]...یان میں جماعتِ احمدیہ کا پچاسی ۸۵ واں کامیاب جلسہ سالانہ!

[illegible]...ت امام جماعتِ احمدیہ کا روح پرور پیغام • علمائے سلسلہ کی روحانی اور علمی تقاریر

[illegible]...کے دُور دراز علاقوں اور غیر ممالک سے آنے والے فرزندانِ احمدیت کا روحانی اجتماع

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مدراس بمعاونت مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر مبلغ بھاگلپور

نحمدللہ ثم الحمدللہ کہ احمدیت کے دائمی اور فعال مرکز قادیان دارالامان میں جماعتِ احمدیہ کا پچاسی واں جلسہ سالانہ اپنی سابقہ روایات کے مطابق مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ [illegible] ۱۳۵۵ش مطابق ۲۶ تا ۲۸ دسمبر ۱۹۷۶ء بروز اتوار، پیر اور منگل، اپنے مخصوص پُرکیف روحانی ماحول میں جاری رہنے کے بعد نہایت درجہ کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ [illegible] پذیر ہوا۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک۔

[illegible] روحانی اجتماع کی بنیاد اس زمانہ [illegible] من اللہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام [illegible] ہاتھوں سے محض روحانی و دینی [illegible] پیشِ نظر رکھی گئی تھی۔ اس سالانہ [illegible] ذریعہ ہر سال ہی سیدنا حضرت [illegible] علیہ السلام کو دی گئی بشارت

[illegible] من کُلّ فجٍّ عمیق
[illegible] من کُلّ فجٍّ عمیق

[illegible] پُراثر نشان کے طور پر پوری [illegible]

[illegible] سال بھی ہندوستان کے [illegible] سے ہی نہیں بلکہ دنیا کے [illegible] سے بھی احمدی احباب اور [illegible] سینکڑوں اور ہزاروں میل کی [illegible] کرکے، بشاشتِ قلب کے [illegible] اور دیگر جسمانی کوفتیں [illegible] کے بعد احمدیت کے دائمی [illegible] یان کی مقدس سرزمین میں [illegible] جلسہ کے مبارک ایام [illegible] تختگاہِ رسول میں قیام [illegible] کرکے اسے اپنے سجدوں، عبادتوں، اذکارِ الٰہی اور درود شریف سے معمور کیا۔ اور بیت الدعاء، بیت الفکر، مسجد مبارک (بیت الذکر)، مسجد اقصیٰ، منارۃ المسیح، بہشتی مقبرہ وغیرہ مقدس مقامات سے مقدور بھر روحانی استفادہ فرماتے رہے اور اپنے اپنے ظرف کے مطابق علم و عرفان سے اپنی جھولیاں بھرتے رہے۔

مہمانانِ ہند

اندرونِ ملک سے جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے آندھرا پردیش۔ میسور اسٹیٹ، تامل ناڈو۔ کیرالہ۔ بمبئی۔ یو پی۔ بہار، بنگال۔ اڑیسہ۔ جموں کشمیر۔ راجستھان، پنجاب۔ پونچھ اور دہلی کے صوبوں سے کافی تعداد میں احباب و مستورات تشریف لائے۔ یہ بات یہاں قابلِ ذکر ہے کہ جماعتِ احمدیہ حیدرآباد نے پچھلے سالوں کی طرح ریلوے کی ایک سپیشل بوگی اپنے لئے مخصوص کروائی اور وہاں کے احباب قادیان تک اس اسپیشل بوگی میں تشریف لے آئے۔

غیر ملکی مہمان

مورخہ ۲۵ دسمبر شام کے ۵ بجے کے قریب اسپیشل بس میں محترم بشیر احمد صاحب رفیق امام مسجد لندن کی سرکردگی میں ۶۸ غیر ملکی مہمان تشریف لائے۔ ان میں جرمنی۔ کینیا، ماریشس۔ انگلینڈ۔ امریکہ۔ نائیجیریا۔ غانا اور پاکستان کے احباب اور کچھ مستورات و بچگان شامل تھے۔ یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ امریکہ سے آئی ہوئی وہاں کی باشندہ بہنوں نے اسلامی پردہ کے تحت برقعہ پہنا ہوا تھا ——— اہلِ قافلہ کے استقبال کے لئے مسجد مبارک کے سامنے احمدیہ چوک میں کثیر تعداد میں مقامی احباب اور درویشانِ کرام جمع تھے۔ جوں ہی مکرم بشیر احمد صاحب رفیق کی قیادت میں غیر ملکی زائرین اس مقام پر تشریف لانے لگے، تمام حاضرین نے فرطِ مسرت کے ساتھ نعرہ ہائے تکبیر اور دیگر اسلامی نعروں سے استقبال کیا۔ ہر ایک کی دلی کیفیت ان کے چہروں سے مترشح ہو رہی تھی کہ سیدنا حضرت مہدی علیہ السلام کے یہ روحانی پرندے جو مختلف رنگ و نسل اور زبانوں کے ساتھ تعلق رکھنے والے تھے جن میں سیاہ رنگ کے بھی تھے اور گورے رنگ کے بھی ——— ہزاروں ہزار میل کی مسافت طے کرتے ہوئے۔ سمندروں پر سے پرواز کرتے ہوئے قادیان پہنچ گئے، خدا تعالےٰ ان سب پر اپنی خاص رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد کے سلسلہ میں بیان فرمایا تھا کہ احباب جماعت آپس میں روشناس ہو کر رشتۂ اخوت و محبت میں ترقی کریں اور ایک دوسرے سے متعارف ہوتے رہیں۔ چنانچہ حسبِ سابق امسال بھی یہ غرض نہایت حسن و خوبی سے پوری ہوتی رہی۔ اس مقدس سرزمین کے ہر محلہ و کوچہ میں پیار و محبت کے بے نظیر اور پُرخلوص نظارے دیکھنے میں آتے رہے مختلف رنگ و نسل سے تعلق رکھنے والے رشتۂ احمدیت کے ساتھ منسلک احباب آپس میں ملتے اور معانقہ کرتے وقت جو روحانی

(آگے صفحہ ۶ پر ملاحظہ فرمائیے)

[illegible] صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان (پن ۱۴۳۵۱۶) سے شائع کیا۔ پروپرائٹر۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۶ صلح ۱۳۵۶ ہش !

ربوہ اور قادیان میں جماعتِ احمدیہ کے کامیاب سالانہ جلسے

اللہ تعالےٰ کا جماعتِ احمدیہ پر خاص فضل ہے کہ ہر گزرنے والے سال کے آخر میں اس کے لئے مرکزِ سلسلہ میں کامیاب سالانہ جلسوں کے انعقاد پر نمایاں خوشی اور روحانی شادمانی کے سامان پیدا کر دیتا ہے۔ اور ہر نئے سال کے آغاز میں ہمیں اس شادمانی کی تفصیلات احباب جماعت تک پہنچانے کی سعادت ملتی ہے۔

ملکی تقسیم کے بعد سے اب تک بالعموم قادیان میں جماعتِ احمدیہ کا سالانہ جلسہ چند روز پہلے منعقد ہوا کرتا رہا ہے۔ جبکہ ربوہ میں سالہا سال سے چلی آرہی تاریخوں یعنی ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸ دسمبر میں انعقاد پذیر ہوتا رہا ہے۔ لیکن اس سال پاکستان کی انتظامیہ کی بیان کردہ مجبوریوں کے پیشِ نظر ربوہ کے جلسہ کو ان تاریخوں سے پہلے یعنی ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲ دسمبر کو منعقد کرنا پڑا۔ جبکہ بھارتی احمدیوں کو اس سال یہ سعادت مل گئی کہ ان کے ہاں قادیان کا جلسہ سالانہ جماعت کی سالہاسال کی مقررہ تاریخوں پر ہی منعقد ہو۔ ہر دو مقامات میں جلسہ کی تاریخوں میں بہت ہی تنگ وقت میں اچانک تبدیلی سے شرکاء جلسہ کے لئے کچھ مشکلات ضرور پیش آئیں۔ لیکن جہاں عشق و محبت کے جذبات کارفرما ہوں وہاں منزلِ مقصود تک پہنچنے کے لئے مشکلات کے حائل ہو جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ چنانچہ اس سال ہر دو مراکز میں ابراہیمی طیور کے پُرخلوص، بھاری اجتماعات نے ثابت کر دیا کہ رستے کی مشکلات اس برگزیدہ جماعت کو اس کے روحانی مقاصد کو حاصل کرنے میں روک نہیں بن سکتیں۔ ربوہ میں سوا لاکھ کی حاضری رہی جبکہ قادیان میں شرکاءِ جلسہ کی تعداد بھی پہلے کی نسبت کسی صورت میں کم نہ تھی۔ فالحمد للّٰہ علیٰ ذٰلک

اگرچہ کہ ربوہ کا جلسہ سالانہ اس سال ایسی تاریخوں میں ہوا جبکہ ان دنوں میں ملازمت پیشہ افراد کرسمس کی تعطیلات کا فائدہ نہیں اُٹھا سکتے تھے۔ بالخصوص بیرونی ممالک کے احباب کے لیے یہ امر زیادہ دقت کا باعث تھا۔ کیونکہ ان ممالک میں وقت کی قیمت بہت زیادہ سمجھی جاتی ہے۔ اور رخصتوں کے معاملہ میں اُنہیں بہت عرصہ قبل ہی اپنے شعبہ جات سے منظوری حاصل کرنا ضروری ہوتا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کی یہ غیر معمولی نصرت و تائید کا کرشمہ ہی تھا کہ باوجود ایسے موانع کے بیرونی احباب جماعت، امریکہ۔ انگلستان جرمنی۔ ہالینڈ۔ ماریشس۔ نائیجیریا۔ انڈونیشیا۔ سپین۔ ہنگری اور بنگلہ دیش کی جماعتوں سے خاصی تعداد میں نمائندہ وفود کی صورت میں شریک ہوئے۔ نہ صرف ربوہ کے جلسہ میں بلکہ اس کے بعد قادیان کے جلسہ سالانہ میں بھی۔ حالانکہ ہر دو جلسوں کی تاریخوں میں کافی دنوں کا وقفہ بھی تھا لیکن جماعتِ احمدیہ کے دائمی مرکز قادیان سے ان احباب کی دلی محبت و عقیدت انہیں ربوہ کے بعد قادیان کھینچ لائی۔ اور اس طرح وہ قادیان کے جلسہ سالانہ کی رونق بڑھانے اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دی گئی بشارت عظمیٰ یاتون من کلّ فجّ عمیق کے پورا ہونے کا زندہ نشان بن جانے کا باعث بنے ۔۔۔!

ربوہ میں جماعتِ احمدیہ کا یہ ۸۲ واں سالانہ جلسہ تھا اور اس میں حاضر ہونے والوں کی تعداد بھی سوا لاکھ سے زیادہ ہی تھی۔ لیکن افسوس کا مقام ہے کہ ایسے عظیم اجتماع کے موقعہ پر وہاں کی انتظامیہ نے شرکاءِ جلسہ کے لئے رسل و رسائل کی سہولیات بہم پہنچانے میں نہایت درجہ بے اعتنائی کا ثبوت دیا۔ باوجود بروقت درخواست دینے کے ربوہ کے لئے نہ تو کوئی سپیشل ٹرین چلائی گئی اور نہ ہی معمول کی ٹرینوں کے ساتھ مسافروں کی سہولت کے لئے زائد بوگیاں لگانے کا انتظام کیا گیا۔ بلکہ اس لائن پر سے گزرنے والی اکثر ٹرینوں کا ربوہ کے اسٹیشن پر سٹاپ ختم کر دیا گیا۔ اس طرح ریلوے کے ذریعہ سفر بھی اس سال دقت طلب بن گیا۔ دوسری طرف سڑک کے ذریعہ سفر میں ایک نئی روک پیدا کر کے پریشان کن بنا دیا گیا اور وہ یہ کہ جلسہ سالانہ ربوہ سے چند روز قبل چناب کے پل کی مرمت شروع کر دی گئی۔ مرمت کے پیشِ نظر یہ پل ۱۰ بجے صبح سے شام ۳½ بجے تک آمد و رفت کے لئے بند کر دیا گیا۔ اس پر مستزاد یہ کہ ضلع جھنگ میں نافذ دفعہ ۱۴۴ کی آڑ لے کر چنیوٹ کے مقام پر ربوہ جانے والی کار وغیرہ کو کافی دیر ٹھہرا کر سب سواریوں کے سامان کی چیکنگ کی جاتی۔ اور معمولی کی بناء پر مسافروں کو پریشان کیا جاتا رہا۔ بایں ہمہ ان سب مشکلات اور موانع کو کرتے ہوئے احباب کرام جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے ربوہ پہنچے اور جلسہ کی جلسوں سے بفضلہ تعالےٰ کسی صورت میں کم نہ رہی۔ حضرت اقدس ایدہ اللہ بڑے ہی پیارے انداز میں راستے کی ان مشکلات کا ذکر افتتاحی اور اختتامی تقریر ہے۔ جیسے احباب نے دوسری جگہ مطالعہ فرمایا ہوگا۔ درحقیقت یہی وہ صبر و ثبات ہے جو ہمارے پیارے امام ہمام ہر فرد جماعت کو دے رہے ہیں۔ اور خدا کا شکر احمدی اپنے محبوب امام کی بات پر دل و جان سے عمل پیرا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مشکلات نے احباب جماعت کے ایمان و یقین کو کہیں زیادہ بڑھایا ہے۔ اور ہوئے اخلاص کا یہ زندہ ثبوت ہے کہ باوجود ہر قسم کی روکوں کے وہ دیوانہ وار سالانہ میں پہنچے۔ دیکھنے والے حیران تھے کہ اس قدر تعداد میں یہ لوگ کیسے ان کی حاضری ایک ناقابل تردید حقیقت بن کر دنیا کے سامنے آچکی ہے۔ اور اس تعالےٰ کی معجزانہ نصرت و تائید اور احباب جماعت کے خلوص و محبت کا اندازہ

اب آیئے ربوہ کے جلسہ سالانہ کے مقابلہ میں قادیان کے جلسہ سالانہ میں حاضر ہونے احباب کے لئے حکومت وقت کی طرف سے سہولیات بہم پہنچانے کی بات بھی لیں۔ خدا کے فضل سے قادیان کے جلسہ سالانہ کے لئے مرکزِ سلسلہ کو ہمیشہ ہی کا بہترین تعاون حاصل رہا ہے۔ کسی بھی شعبہ میں کوئی دقت پیش نہیں آتی۔ مقامی سرکاری افسران ہمیشہ ہی از خود فرض شناسی کے طور پر تمام وہ انتظامات فرماتے قادیان کے جلسہ کے لئے ضروری ہوتے ہیں۔ اگرچہ ان دنوں کمبھ کے میلے کی کے یاتریوں کے لئے ریلوے کو بہت سے زائد انتظامات کرنے تھے پھر بھی احباب جماعت کو قادیان لانے کے لئے بوگی کا انتظام گزشتہ سال کی طرح نہایت تسلی بخش طور پر ہوا۔ اسی طرح غیر ملکی احباب جماعت کو واہگہ بارڈر سے آمد و رفت کے لئے اور بمبئی وغیرہ کی طرف جانے والے احباب کے لئے قادیان امرتسر سہولت پہنچانے کے لئے اسپیشل بسوں کا تسلی بخش انتظام ہوا۔ اور مسافروں کو ہر ممکن سہولت بہم پہنچانے کی کوشش کی گئی ۔۔۔ دور دراز سے آنے والے احباب واپسی پر امرتسر سے مختلف تاریخوں پر ریلوے سیٹیں کے خواہشمند ہوتے ہیں۔ چنانچہ ہم دلی شکر گزاری اور خاص ممنونیت کے ساتھ یہ کرنے میں خوشی محسوس کرتے ہیں کہ امرتسر کے متعلقہ کرمچاریوں نے ہر سال ہی کے ساتھ تعاون کیا ہے۔ اور احباب جماعت کی خواہش کے مطابق ان کے لئے ریزرویشن ہوتا رہا جس سے احباب جماعت کو عورتوں اور بچوں کے ساتھ ریلوے کا لمبا سفر کرنا

جہاں تک مخصوص طور پر قادیان کے جلسہ سالانہ کی کامیابی کا تعلق ہے اس بارہ کرام اس تفصیلی رپورٹ سے بخوبی اندازہ کر سکتے ہیں جو اسی اشاعت میں درج ہے۔ چونکہ ہمارا یہ جلسہ خالص روحانی جلسہ ہوتا ہے۔ جس میں احباب پیشِ نظر شریک ہوتے ہیں۔ چنانچہ جو دوست بھی آتے ہیں قادیان میں قیام غنیمت جانتے ہوئے دعاؤں اور ذکرِ الٰہی میں گزارتے ہیں اور جب اپنے گھروں کو اپنی روحوں میں ایک غیر معمولی جلا اور نور لے کر لوٹتے ہیں ۔۔۔ اب تو قادیان سالانہ جلسوں میں غیر ممالک کے احباب بھی نمائندہ وفود کی صورت میں مو شریک ہونے لگے ہیں۔ مختلف رنگوں اور نسلوں کے یہ عشاقِ احمدیت مقامات میں ایک عجیب روحانی سرور اور لذت پاتے ہیں۔ ان کا اخلاص اور سے دلی عقیدت اور محبت ان کی پُرنم آنکھوں سے عیاں ہوتی رہی۔ اور نفلی عبادات اور ذکرِ الٰہی کے وقت بے اختیار ان کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر حتیٰ کہ ان میں سے بعض نے تو بے ساختہ اس امر کا بھی اظہار فرمایا کہ قادیان میں مقدسہ میں جس رنگ میں دعاؤں اور تبتّل الی اللہ کا لطف آتا رہا ہے وہ قادیان بستی کی روحانی تاثیر کا نتیجہ ہے ۔۔۔!!

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ جو دوست اس مقدس بستی میں تشریف لائے، ان کے اخلاص میں برکت دے۔ ان کی تمام نیک مرادیں پوری فرمائے۔ میں کامیاب و کامران کرے اور پھر ان کے ذریعہ سے دنیا کی سعید روحوں کو کو پالینے کی سعادت بخشے۔ (آگے صفحہ ۱۱ پر ملاحظہ فرمایئے)

...ت احمدیہ کے ذریعہ لاکھوں افراد حلقہ بگوشِ اسلام ہو چکے ہیں اور ہر ملک اور ہر خطہ میں سچائی کا بیج بویا جا چکا ہے

لیکن

...بھی دُنیا کی کثیر آبادی ایسی ہے جسے ہم نے اسلام کے جھنڈے تلے جمع کرنا ہے!

...ہمارا قدم انشاء اللہ شاہراہِ غلبہ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے گا!!

...نا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا احباب جماعت کے نام رُوح پرور پیغام۔ برموقعہ جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۷۶ء

قادیان میں جماعت احمدیہ کا پچاسی۸۵ واں جلسہ سالانہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۷۶ء کو منعقد ہوا۔ اس موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ ...ہ العزیز نے احباب جماعت کے نام جو رُوح پرور پیغام ارسال فرمایا اور جلسہ کے پہلے روز محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے پڑھ کر سُنایا، اُس کا مکمل ...ن احباب کرام کے رُوحانی استفادہ کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے (ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ ھوالناصر

پیارے بھائیو اور بہنو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

...ت احمدیہ قادیان کا یہ پچاسی واں جلسہ سالانہ ہے۔ جس میں شمولیت کے ...یہاں تشریف لائے ہیں۔ آپ کو سلسلہ کے اس دائمی مرکز میں پھر ایک مرتبہ جمع ...، واحد و یگانہ کا ذکر کرنا مبارک ہو۔ قادیان اب سے ۸۷ سال قبل ایک ...تھا جس کے نام سے بھی دُنیا آشنا نہ تھی۔ لیکن آج یہ مرجعِ خلائق ہے۔ دُنیا ...نے گوشے سے پیاسی رُوحیں یہاں آکر سیراب ہوتی ہیں۔ یہ اس بات کا ثبوت ...اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جو یہ وعدہ فرمایا تھا کہ میں تیری دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا، وہ پورا ہو رہا ہے اور یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ وَیَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ کا نظارہ دنیا اپنی آنکھوں سے ...کھتی جاتی ہے فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

...ارا یقین و ایمان ہے۔ کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام ...و دکل ادیان ہیں۔ تمام مذاہب کے بزرگوں نے آخری زمانہ میں جس رہنما کے ...نے کی خبر دی تھی وہ آپ کے وجود باجود میں پوری ہوگئی اور اب ساری دنیا کی ... کے دامن سے وابستہ ہے۔ ہمارے آقا سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ...ہ وسلم کو بھی اللہ تعالیٰ نے یہ عظیم الشان بشارت دی تھی کہ مسیح موعود کے زمانہ ...سلام کو تمام ادیان پر غلبہ حاصل ہوگا۔ اور اس کے ذریعہ سے تمام اقوام و ملل کو ایک ...پر جمع کر دیا جائے گا۔ گزشتہ چودہ سو سال سے ہمارے سب بزرگان بھی یہ ...تے آئے ہیں کہ اسلام کا عالمگیر غلبہ مسیح موعود و مہدیٔ معہود کے زمانہ میں ہی ...و آپ کو مبارک ہو کہ آپ نے وہ زمانہ پایا جس میں اسلام کا غلبہ ازل سے ... یہ محض خدا کا فضل ہے کہ اُس نے آپ کو اپنی کبریائی وعظمت کے ...ے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے ...چن لیا ہے یہ کوئی معمولی بات نہیں۔ بہت بڑا کام ہے جو آپ کے سپرد کیا ... بہت بڑی ذمہ داری ہے جو آپ کے کندھوں پر ڈالی گئی ہے۔

...ی مادی وسائل کی فراوانی اور سائنس اور ٹیکنالوجی میں بے مثال ترقی کے باوجود ...ن سکون و اطمینان سے محروم ہے جو حقیقی کامیابی و فلاح کے نتیجہ میں حاصل ہوتی ...اپنے مسائل کو حل کرنے کے لئے دانشوروں نے بہت سے جتن کئے ہیں۔ کبھی ...انقلاب برپا کیا۔ کبھی کمیونزم اور سوشلزم کے نظام جاری کئے۔ مگر مسائل جوں ...ہیں۔ ایک عالمگیر بے چینی اور بے اطمینانی کی فضا ہے جو ہر جگہ طاری ہے ...سکون و راحت اور اطمینانِ قلب اللہ تعالیٰ کے قرب اور اس کی رضا اور فرماں ...مضمر ہے۔ یہی وہ امر ہے جسے سمجھانے اور دُنیا کو اُس کے دُکھوں سے نجات دلانے کے لئے اسلام کی طرف سے گزشتہ چودہ سو سال سے ایک مجاہدہ جاری ہے۔ اس زمانہ میں اس مجاہدہ کی ذمہ داری جماعت احمدیہ پر عائد ہوتی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ اس سلسلہ میں جماعت نے اپنی ذمہ داری کو محسوس کرتے ہوئے ایسی والہانہ قربانی پیش کی ہے جس کی مثال سوائے صحابہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہیں نہیں ملتی۔ اور اس کے عظیم ثمرات اب ہر شخص کو نظر آرہے ہیں۔ اس کے نتیجہ میں بلاشبہ لاکھوں افراد حلقہ بگوشِ اسلام ہو چکے ہیں اور ہر ملک اور ہر خطہ میں سچائی کا بیج بویا جا چکا ہے لیکن ابھی دنیا کی کثیر آبادی ایسی ہے جسے ہم نے اسلام کے جھنڈے تلے جمع کرنا ہے۔ بظاہر یہ بڑا مشکل کام ہے مگر ہمارا یہ ایمان ہے کہ یہ کام ہمارے ذریعہ سے ہی ہونا ہے اور ہونا بھی ہے بہت تھوڑے عرصہ میں۔ کیونکہ آئندہ صدی میرے نزدیک غلبۂ اسلام کی صدی ہے۔ اللہ تعالےٰ کا یہ وعدہ ہے کہ اگر ہم اپنی ذمہ داریوں کو نبھائیں گے اور اپنی استعداد کے مطابق اپنی قربانیوں کو انتہا تک پہنچانے کی کوشش کریں گے تو پھر جو کمی رہ جائے گی اسے وہ خود پورا کر دے گا۔ اور ہمارے ذریعہ بالآخر اسلام کو ادیانِ باطلہ پر غلبہ عطا کر دے گا انشاء اللہ۔ بے شک درمیان میں سختیاں بھی آئیں گی اور ابتلاء بھی آئیں گے لیکن دنیا خدا تعالےٰ کی اس عظیم تقدیر کو کبھی ناکام نہیں بنا سکتی۔ ہمارا قدم انشاء اللہ شاہراہِ غلبۂ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے گا۔

اس مقصد کے حصول کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور اپنی قربانیوں کو انتہا تک پہنچانے کی کوشش کریں۔ اسی طرح باہم اخوت و محبت کو بڑھائیں اطاعت و فرمانبرداری کا بے مثال نمونہ دکھائیں اور اس رسّی کو مضبوطی سے تھامے رکھیں جو خدا نے اپنے فضل سے اس زمانہ میں اپنے بندوں کے لئے مہیا کی ہے۔ سب برکتیں اور کامیابیاں اسی رسّی سے چمٹے رہنے میں مضمر ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور ادا کرنے کی توفیق عطا کرے اور اپنی رضا کی جنتوں سے ہمیں نوازے۔ آمین۔

مرزا ناصر احمد
خلیفۃ المسیح الثالث

۱-۱۱-۱۳۵۵ (۱۹۷۶)

ربوہ میں جماعتِ احمدیہ کے چوراسی ویں جلسہ سالانہ کے دوسرے روز

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا احبابِ جماعت سے ایمان افروز خطاب

آج سے ۸۶ سال قبل قادیان سے جو آواز بلند ہوئی تھی آج وہ زمین کے کناروں تک پہنچ چکی ہے

اور

اس کے ذریعہ اسلام کے جس آسمانی منصوبہ کا آغاز ہوا تھا وہ تدریجاً ترقی کرتے ہوئے دنیا پر محیط ہو چکا ہے

مرکزی ادارہ جات اور تحریکات کا جائزہ اور دنیا بھر میں اسلام اور قرآن پاک کی تبلیغ و اشاعت کی کامیاب مساعی کا

ایمان افروز تذکرہ

ربوہ ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ کے چوراسی ویں بابرکت جلسہ سالانہ کے دوسرے روز ۱۱ر دسمبر ۱۹۷۶ء کے اجلاس دوم میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مرکزی ادارہ جات صدر انجمن احمدیہ ۔ تحریکِ جدید انجمن احمدیہ وقف جدید انجمن احمدیہ ۔ فضل عمر فاؤنڈیشن اور اہم مرکزی تحریکات مثلاً صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ ۔ نصرت جہاں ریزرو فنڈ ۔ نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم ۔ تحریک تعلیم القرآن کے ان اہم کاموں کا جائزہ لیا جو دنیا بھر میں اسلام اور قرآن پاک کی تبلیغ و اشاعت، تعلیمی و طبی مراکز کے قیام اور مختلف ممالک میں مساجد کی تعمیر کے سلسلہ میں سرانجام دیئے جا رہے ہیں ۔ حضور نے ان مساعی کے شیریں ثمرات و نتائج کا ایمان افروز تذکرہ فرمایا اور بتایا کہ آج سے ۸۶ سال قبل اللہ تعالیٰ کے اذن سے قادیان کی سرزمین سے جو اکیلی آواز غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم کے آغاز کے طور پر بلند ہوئی تھی وہ آج کس طرح اکنافِ عالم میں پھیل چکی ہے اور پوری دنیا پر محیط ہو چکی ہے ۔ حضور نے بتایا کہ اس آسمانی منصوبہ کے آغاز کے بعد دنیا کے پردہ پر انسانی زندگی میں انقلاب بپا کرنے والا جو بھی واقعہ رونما ہوا اس کا کسی نہ کسی پہلو سے ضرور اس آسمانی منصوبہ کے ساتھ تعلق ہے جو حضرت مہدی معہود علیہ السلام کے ذریعہ آج سے ۸۶ سال قبل قادیان سے شروع کیا گیا تھا ۔

حضور کے اس نہایت درجہ ایمان افروز خطاب کا ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے :۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تقریر سے قبل نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی جس کے بعد قاری حافظ محمد عاشق صاحب نے تلاوت قرآن پاک سے کارروائی کا آغاز کیا ۔ تلاوت کے بعد مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ایم ۔ اے صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی درخواست پر حضور نے قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ سوسائٹی کراچی کو سالِ رواں کی کارکردگی کے لحاظ سے اول آنے پر خلافت جوبلی علمِ انعامی عطا فرمایا ۔ اور خدام الاحمدیہ فیکٹری ایریا شاہدرہ و خدام الاحمدیہ ڈرگ روڈ کراچی کو علی الترتیب دوم اور سوم آنے پر سنداتِ خوشنودی عطا فرمائیں ۔ نیز محترم شیخ مبارک احمد صاحب نائب صدر انصار اللہ کی درخواست پر حسن کارکردگی کے لحاظ سے اول آنے پر مجلس انصار اللہ اسلامیہ پارک لاہور کے زعیم صاحب کو اپنے دستِ مبارک سے علمِ انعامی عطا فرمایا ۔

بعدہٗ مکرم ثاقب صاحب زیروی نے اپنی ایک نظم پیغام شاعر کے چند اشعار پڑھ کر سنائے جس کے دوران فضا نعرہ ہائے تکبیر سے گونجتی رہی ۔ ان کی نظم کے بعد مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے قرآن پاک کی عظیم تاثیرات کے بارہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام میں سے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے ۔

پونے تین بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی روح پرور تقریر شروع فرمائی ۔

آج سے ۸۶ سال قبل قادیان سے بلند ہونے والی اکیلی آواز

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ آج سے ۸۶ سال قبل قادیان کی گمنام بستی سے جو اکیلی آواز بلند ہوئی تھی آج وہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے زمین کے کناروں تک پہنچ چکی ہے ۔ یہ آواز حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آواز تھی اور اس کے ذریعہ غلبۂ اسلام کا جو آسمانی منصوبہ شروع کیا گیا تھا وہ نہایت کامیابی کے ساتھ اور تدریجی طور پر ترقی کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے پوری دنیا پر محیط ہو چکا ہے ۔

حضور نے فرمایا، میں علیٰ وجہ البصیرت یہ کہہ سکتا ہوں کہ اس آسمانی منصوبہ کے شروع ہونے کے بعد دنیا کے پردہ پر انسانی زندگی میں انقلاب بپا کرنے والا جو بھی واقعہ رونما ہوا ہے ۔ اس کا کسی نہ کسی پہلو سے ضرور اس آسمانی تدبیر کے ساتھ تعلق موجود ہے جو اللہ تعالیٰ کے اذن سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دی ہوئی بشارات کے ماتحت مبعوث ہونے والے مہدی معہود علیہ السلام کے ذریعہ شروع کی گئی ہے ۔

حضور کے اس بصیرت افروز خطاب کے دوران جلسہ گاہ کی فضا بار بار اللہ اکبر، اسلام زندہ باد، حضرت خاتم الانبیاء زندہ باد، انسانیت زندہ باد، احمدیت زندہ باد اور حضرت خلیفۃ المسیح زندہ باد کے پرجوش اور فلک بوس نعروں سے گونجتی رہی اور ہر مخلص احمدی یہ محسوس کرتا رہا کہ حضور کی زبانِ مبارک سے نکلنے والا ایک ایک لفظ اس کے ایمان، اس کی معرفت اور غلبۂ اسلام کے لئے آسمانی مہم کی کامیابی اور کامرانی پر اس کے یقین میں غیر معمولی طور پر بہت اضافہ کرنے کا موجب بن رہا ہے ۔

تحریکِ جدید کی مساعی :۔

حضور ایدہ اللہ نے آج سے ۸۶ سال قبل بلند ہونے والی اکیلی آواز کی بڑھتی ہوئی مقبولیت اور اس کے ذریعہ غلبۂ اسلام کی عظیم مہم میں اللہ تعالےٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت اور اس کے فضلوں کا ایمان افروز تذکرہ کرتے ہوئے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مرکزی ادارہ جات اور اہم تحریکات کے سال بھر کے کاموں کا مختصر جائزہ لیا اور اس ضمن میں سب سے پہلے تحریک جدید کی مساعی کا ذکر کیا اور بتایا کہ اس وقت دنیا کے ۲۹ مختلف ممالک میں تحریکِ جدید کے ۴۷ مرکزی مبلغین متعین ہیں اور وہ دن رات تبلیغ اسلام اور اشاعتِ قرآن کے بابرکت جہاد میں مصروف ہیں ۔ ان ممالک میں قائم شدہ مشنوں کی تعداد ۲۳۵ ہے جن میں سے ۱۶ ایسے ہیں جو اس سال قائم ہوئے ہیں ۔ امسال ۹ نئی مساجد تعمیر ہوئی ہیں جن میں سے ایک امریکہ میں، ایک سویڈن میں، ایک سیلون میں اور باقی ۶ گھانا میں تعمیر ہوئی ہیں ۔

تراجم قرآن پاک

تعلیمی اور طبی مراکز !

حضور نے تراجم قرآن پاک کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ مندرجہ ذیل ۸ زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم ہماری طرف سے شائع ہو چکے ہیں ۔ انگریزی، جرمنی، ڈچ، سواحیلی، ڈینش، اسپرانٹو، لوگنڈا ۔ جو تراجم زیر طبع ہیں وہ یہ ہیں :۔ انڈونیشین (۱۰ پارے شائع ہو چکے ہیں) فرنچ ۔ حضور نے بتایا کہ اس وقت افریقہ کے مختلف ممالک میں تحریک جدید کے تحت ۱۶، اور نصرت جہاں سکیم کے ماتحت ۲۹ مدارس اور کالج قائم ہیں ۔ ۱۹ طبی مراکز کام کر رہے ہیں ۔ وہاں پر ہمارے ڈاکٹروں کے ہاتھ میں اللہ تعالےٰ نے ایسی شفاء رکھی ہے کہ وہاں کی حکومتوں کے وزراء اور دیگر عمائدین بھی سرکاری ہسپتالوں اور ان میں مہیا کردہ تمام سہولتوں اور آسائشوں کو نظر انداز کر کے ہمارے ہسپتالوں میں علاج کے لئے آتے ہیں ۔ اور برملا اس امر کا اظہار کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ڈاکٹروں کے ہاتھوں میں غیر معمولی شفایابی کی تاثیر رکھی ہے ۔

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

سلسلہ کی مالی تحریکات میں اللہ تعالیٰ نتائج کے لحاظ سے جو عظیم کامیابی عطا فرماتا ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے بتایا کہ نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں ۲۰ر نومبر ۱۹۷۶ء تک ہم نے جو قربانی پیش کی اس کی میزان ۵۳،۵۴،۸۱۸ ہے مگر اس کے مقابلہ میں اس حقیر قربانی کے جو عظیم نتائج ظاہر ہوئے ہیں ان کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں طبی مراکز اور مدارس کے ذریعہ ۳ کروڑ ۶۴ لاکھ ۷۷ ہزار روپیہ عطا فرمایا ۔ الحمد للہ ۔

مرکزی اداروں کے کارکنان کی امداد

حضور نے سلسلہ احمدیہ کے مرکزی ادارہ

جات صدر انجمن احمدیہ، تحریک جدید، وقف جدید وغیرہ میں کام کرنے والے کارکنان کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ یہ کارکنان مجموعی لحاظ سے بڑے مخلص اور فدائی احمدی ہیں۔ ہم انہیں گزارہ کے لئے جو رقم دیتے ہیں بلاشبہ موجودہ حالات اور بڑھتی ہوئی مہنگائی کے لحاظ سے بہت کم ہوتی ہے تاہم جتنا بھی ممکن ہو ہم ان کی وقتاً فوقتاً مختلف رنگوں میں مدد کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ انہیں سال بھر میں جتنی گندم کی ضرورت ہوتی ہے ہم اس کا نصف مفت مہیا کرتے ہیں۔ اسی طرح موسم سرما کے آغاز میں کارکنوں کے ہر خاندان کو ۵۰/- روپے فی کس کے حساب سے مدد دی گئی۔ مجموعی لحاظ سے صرف امداد گندم کی میزان ۶۱۶۹۱۵ روپے بنتی ہے۔

صد سالہ جوبلی منصوبہ

حضور ایدہ اللہ نے صد سالہ جوبلی منصوبہ کے تحت ہونے والے کاموں کے سلسلے میں سویڈن میں مسجد کی تعمیر، یورپ میں اسلام کی ترقی اور سلسلہ کی غیر معمولی مقبولیت کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ بیرونی ممالک میں ہماری جماعت کے ذریعہ سرعت کے ساتھ لوگ ہزاروں ہی نہیں بلکہ لاکھوں کی تعداد میں اسلام قبول کر رہے ہیں۔ ان لوگوں کی اور پھر ان کی آئندہ نسلوں کی تربیت کے لئے اسلامی لٹریچر کی اشاعت کی وسیع پیمانے پر ضرورت ہے۔ اس سلسلے میں قرآن پاک کی اشاعت کے علاوہ احمدی بچوں کے لئے بھی موزوں دینی کتب جلد سے جلد شائع ہونی چاہئیں تاکہ اندرونِ ملک بھی اور بیرونی ممالک میں بھی احمدی بچوں کو اپنے عقائد کا علم حاصل ہو۔ حضور نے فرمایا ہمارے ملک کے موجود دستور نے ہر پاکستانی کو یہ حق دیا ہے کہ وہ علی الاعلان اپنے عقیدہ کا اظہار اور اس کی تبلیغ و اشاعت کر سکتا ہے۔ ہماری اپنی ضرورت اور اپنے بچوں کی تربیت کے لئے بھی یہ ضروری ہے کہ ہم اپنے عقائد کے بارہ میں موزوں لٹریچر تیار کریں۔

مختلف ادارہ جات کی طرف سے شائع کردہ لٹریچر اور اخبارات و رسائل

دورانِ سال سلسلہ کے مختلف اداروں کی طرف سے جو لٹریچر شائع ہوا حضور نے اپنی تقریر میں اس کا بھی ذکر کیا۔ چنانچہ بتایا کہ دورانِ سال وکالتِ تبشیر (تحریکِ جدید) کے زیر اہتمام مندرجہ ذیل لٹریچر شائع ہوا (۱) دعوۃ الامیر کا عربی ترجمہ (۲) لائف آف محمدؐ بزبان ڈینش (۳) سیرت حضرت مسیح موعودؑ (ترکی زبان میں) (۴) کتاب الحج بزبان جرمن (۵) منن الرحمٰن (تصنیف حضرت مسیح موعودؑ) انگریزی (۶) میں اسلام کو کیوں مانتا ہوں (سپینش) (۷) احمدیت کا پیغام (انگریزی) (۸) دیباچہ تفسیر القرآن عربی (زیر تیاری)

حضور نے بتایا کہ ادارۃ المصنفین کی طرف سے ترجمہ بخاری شریف جلد ۱۵، خلافت حضرت ابوبکر صدیق رضؓ (از مولوی دوست محمد صاحب) شائع ہوئی ہیں۔ ان کے علاوہ تفسیر القرآن از حضرت مسیح موعود علیہ السلام (سورۂ یونس تا سورہ کہف) اور تفسیر صغیر کا نیا ایڈیشن زیر طبع ہے سلسلہ کی دیگر کتب کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے غلبۂ اسلام اور سکھ مت (از عباد اللہ صاحب گیانی)، ماہنامہ الفرقان، ماہنامہ انصار اللہ، ماہنامہ مصباح اور ماہنامہ تحریک جدید کی خریداری کی طرف احباب کو توجہ دلائی۔ نیز صدر انجمن احمدیہ کی نظارت اشاعت لٹریچر کے زیر اہتمام شائع ہونے والی کتب (جلسہ سالانہ کی دعائیں، ازالہ شبہات، امام مہدی کا ظہور اور نشانِ آسمانی) کے خریدنے کی بھی حضور نے تحریک فرمائی۔

فضل عمر فاؤنڈیشن

حضور نے فضل عمر فاؤنڈیشن کی مساعی کا ذکر کرتے ہوئے جماعت کے اہلِ علم و قلم احباب کو توجہ دلائی کہ فاؤنڈیشن کے تحت دینی و علمی تصانیف کا جو اہتمام کیا گیا ہے اس میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں۔ اسی طرح حضور نے مرکز سلسلہ میں ایک بہت بڑی لائبریری کے قیام کی ضرورت کا بھی ذکر فرمایا کیونکہ موجودہ خلافت لائبریری ہماری بڑھتی ہوئی علمی ضروریات کے لئے کافی نہیں ہے۔

تحریک وقفِ جدید

حضور نے وقفِ جدید کی تحریک کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے یہ تحریک جماعت کی اور اس کی آئندہ نسلوں کی تعلیم و تربیت کی بڑھتی ہوئی ضرورت کے پیشِ نظر جاری فرمائی تھی اور اس ضرورت کو ایک حد تک یہ تحریک پورا بھی کر رہی ہے اور اچھا کام کر رہی ہے۔ اس تحریک کے کام کا ایک خوشکن پہلو یہ ہے کہ اسکے ذریعہ پاکستان میں مقیم سینکڑوں غیر مسلموں کو اسلام قبول کرنیکا شرف حاصل ہوا ہے۔ جن میں سے ۷۷ نومسلم اس جلسہ میں بھی شامل ہوئے ہیں۔ حضور نے احباب کو توجہ دلائی کہ وہ اس تحریک کو مزید کامیاب کرنے کے لئے کوشاں رہیں۔

تحریک تعلیم القرآن

حضور نے تحریک تعلیم القرآن کے سلسلے میں فضل عمر درس القرآن کلاس کے نتائج کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ہماری بچیاں زیادہ تعداد میں شامل ہوئیں اور لڑکوں کی نسبت زیادہ امتیاز کے ساتھ کامیاب ہوئی ہیں۔ احمدی لڑکوں کو اس طرف زیادہ توجہ کرنی چاہیئے۔

اختتام:- آخر میں حضور نے پھر بتایا کہ آج سے ۸۶ سال قبل جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قادیان سے غلبۂ اسلام کے لئے اللہ تعالیٰ کے اذن سے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے دی گئی بشارات کے عین مطابق آواز بلند کی تو اُس وقت آپ اکیلے تھے دوسرا کوئی بھی شخص آپ کے ساتھ نہ تھا لیکن آج اُس آواز پر لبیک کہنے والوں کی تعداد کروڑ سے بھی اُوپر جا پہنچی ہے۔ یورپ، امریکہ افریقہ، مڈل ایسٹ اور ایشیا کے دیگر ممالک میں سے ہر ملک میں آج خدا کے فضل سے احمدی موجود ہیں اور ان ممالک کے لوگ ان کے نمونہ کو دیکھ کر اور بنی نوع انسان سے ان کی بے لوث ہمدردی اور خدمت کو دیکھ کر ان کا احترام کرتے ہیں۔ آج اِس جماعت کے ذریعہ صرف مغربی افریقہ میں ہی لاکھوں کی تعداد میں لوگ دہریت، عیسائیت اور بدمذہب کو چھوڑ کر اسلام کے دامن میں جمع ہو چکے ہیں اور اس طرح خدا کا یہ وعدہ پورا ہو گیا کہ "مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤنگا"۔ (الہام حضرت مسیح موعودؑ) لیکن جو کچھ ہوا محض خدا کے فضل سے ہوا۔ ہمارا فرض یہی ہے کہ قربانیاں پیش کرتے چلے جائیں اور ہمیشہ انکساری، تواضع اور عاجزی کی راہ پر چلتے رہیں کیونکہ ہمارے خدا کو عاجزانہ راہیں ہی پسند ہیں۔ جب تک ہم ان راہوں پر گامزن رہیں گے اس کی برکتیں اور اس کے افضال ہمیں حاصل رہیں گے۔ جو کچھ ہوا محض خدا کے فضل سے ہوا اور ان بشارتوں کے نتیجہ میں ہوا جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیں اور جن میں آپؐ نے یہ بتایا تھا کہ مہدی کے زمانہ میں اسلام دنیا میں غالب آئے گا۔ وہ پیار اور محبت کے ساتھ دنیا کے قلوب کو فتح کریگا تاکہ وہ روشنی خوشگوار، پرسکون اور اطمینان بخش ماحول میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں۔

حضور کی یہ ولولہ انگیز اور نہایت درجہ ایمان افروز تقریر کم و بیش ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہی۔ سوا چار بجے حضور نے اجلاس کے اختتام کا اعلان فرمایا جس کے بعد حضور نعرہ ہائے تکبیر کے درمیان واپس تشریف لے گئے۔

اخبارِ قادیان

• ـــ محترم ہدایت اللہ بش صاحب مبلغ آف جرمن اہل و عیال اور ان کے زیر تبلیغ جرمن کے ساتھی مکرم عبد اللہ صاحب مورخہ ۳/۱ کو بعد زیارت مقاماتِ مقدسہ واپس تشریف لے گئے۔

• ـــ مکرم عبد الرحیم صاحب دیانت درویش کے بھتیجے آف امریکہ مورخہ ۱/۱ کو بعد زیارتِ مقامات مقدسہ واپس تشریف لے گئے۔

• ـــ جلسہ سالانہ قادیان کے بعد اکثر مہمان اپنے اپنے وطن واپس تشریف لے جا چکے ہیں اور بعض مہمان تاحال قادیان میں ہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر رہے آمین۔

سووینیر و جلسہ پیشوایانِ مذاہب کلکتہ کے متعلق تصحیح

سووینیر شائع کردہ جماعتِ احمدیہ کلکتہ و جلسہ پیشوایانِ مذاہب کلکتہ کی رپورٹوں میں ذیل کی باتیں قابلِ تصحیح ہیں:-

(۱) ـــ قیمت سووینیر بارہ روپے ہے۔ (نہ کہ دس روپے)

(۲) ـــ جلسہ پیشوایانِ مذاہب کے اختتام پر جماعت کی طرف سے دعوتِ طعام ہوئی تھی۔ اس کا انتظام محترم ظفر احمد صاحب (ربوانڈیا) کے سپرد تھا۔ (بدر بابت ۱۶ر دسمبر کے صفحہ ۶ کالم ۲ پر سہواً محترم شہزادہ پرویز کا نام درج ہوا تھا)

(۳) ـــ محترم ناصر احمد صاحب بانی سووینیر کمیٹی کے وائس پریذیڈنٹ کے نام کی بجائے بدر بابت ۹ر دسمبر کے صفحہ ۲ کالم ۱ پر محترم نصیر احمد صاحب بانی شائع ہوا ہے۔ انگریزی میں بالعموم دونوں ایک ہی طرح تحریر ہوتے ہیں اس لئے سہو ہوا۔

احباب دعا فرمائیں کہ ان مساعی کو اللہ تعالےٰ مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین

اس کی ابتداء از سرِ نو ہو چکی ہے جب کہ غیر از جماعت احباب نے اس جلسہ کے موقعہ پر قریباً دو صد روپے کا لٹریچر خریدا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

درخواستِ دُعا

برہ پورہ بھاگلپور کے ایک غیر از جماعت دوست سید علی عزیز صاحب (عرف ہیرو) لاء فائنل کا امتحان دے رہے ہیں۔ انہوں نے جملہ احباب کی خدمت میں امتحان میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کی ہے۔

خاکسار۔ سید عبد الفہیم صدر جماعت احمدیہ برہ پورہ۔ بہار۔

قادیان میں جماعت احمدیہ کا کامیاب جلسہ سالانہ بقیہ صفحہ اوّل

لذت اور سرور محسوس کرتے ہیں اُسے صرف محسوس ہی کیا جا سکتا ہے۔ الفاظ میں بیان کیا جانا ممکن نہیں۔

جلسہ کا تقریری پروگرام

مورخہ ۲۶ رفتح ۱۳۵۵ ہش بمطابق ۲۶ ردسمبر ۱۹۷۶ء بروز اتوار اِس روحانی اجتماع کی پہلی نشست صبح ۱۰ بجے جلسہ گاہ میں زیر صدارت حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ و امیر مقامی شروع ہوئی۔ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ انچارج کلکتہ نے قرآن مجید کی تلاوت کی۔

رسم پرچم کشائی اس کے بعد محترم حضرت صاحب صدر مجلس لوائے احمدیت لہرانے کے لئے اُس جگہ تشریف لے گئے جہاں FLAG POST نصب تھا۔ جب لوائے احمدیت اپنے دائمی مرکز قادیان کی مقدس فضاء میں اپنی پوری شان کے ساتھ لہرانے لگا تو سارے مجمع کے دل کی گہرائی اور پُرنم آنکھوں سے بلند آواز میں یہ دعا نکل رہی تھی۔ ربّنا تقبّل منّا انّک انت السمیع العلیم۔ اور ساتھ ہی ارض مقدس کی فضاء نعرہ ہائے تکبیر اور دیگر اسلامی اور احمدی نعروں سے گونج اُٹھی۔

افتتاحی تقریر اور دُعا جلسہ سالانہ کا افتتاح فرماتے ہوئے محترم حضرت امیر صاحب مقامی صدر جلسہ نے فرمایا کہ آج کا ہمارا یہ جلسہ سالانہ خدا تعالیٰ کے مامور و مرسل حضرت مسیح موعود علیہ السّلام غرر کردہ ۸۵ واں جلسہ ہے۔ اِس مقدس جلسہ میں شرکت کرنے اور یہاں کے بابرکت ماحول سے فیضیاب ہونے کے لئے دور دراز ممالک سے آپ لوگ یہاں تشریف لائے ہوئے ہیں۔ یہ جلسہ کسی دنیاوی یا سیاسی وغیرہ مقاصد کے پیش نظر منعقد نہیں ہو رہا ہے۔ بلکہ یہ ایک خالصتہً روحانی اور للّٰہی جلسہ ہے۔ اس کی بنیاد بقول حضرت مسیح موعود علیہ السّلام خدا تعالےٰ کی طرف سے رکھی گئی ہے۔ اس لئے جو لوگ خدا کی خاطر اور حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے فرمان کے مطابق یہاں تشریف لائے ہوئے ہیں۔ ان کو صدقِ دل سے مبارک بادی دیتا ہوں۔ اور دُعا کرتا ہوں کہ خدا تعالےٰ آپ کے تمام نیک و پاک مقاصد اپنے فضل سے پورے فرمائے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے والوں کے حق میں جو دعائیں فرمائی ہیں۔ خدا تعالیٰ آپ کے حق میں بھی قبول فرمائے اور جب آپ اپنے گھروں کو واپس جائیں تو اپنی جھولیاں خدا تعالیٰ کی برکات و فیوض سے بھری ہوئی ہوں۔

محترم امیر صاحب نے اپنے حالیہ سفر زیارت ربوہ اور حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ اپنی ملاقات کا نہایت ایمان افروز انداز میں تذکرہ فرمایا۔ آپ نے بتایا کہ ربوہ کے جلسہ سالانہ سے فارغ ہو کر جب مَیں حضور اقدس سے ملنے کے لئے گیا تو سب سے پہلے حضور نے مجھ سے یہ فرمایا کہ "آپ جب بھارت جائیں تو تمام بھارتی احمدیوں کو جو جلسہ سالانہ قادیان میں موجود ہوں یا نہ ہوں میری طرف سے محبت بھرا اسلام پہنچائیں"۔

محترم امیر صاحب نے فرمایا کہ جب سے میں نے ہوش سنبھالی ہے ہر سال جلسہ سالانہ میں مختلف عہدوں پر مامور ہو کر خدمت بجا لانے کی توفیق پائی ہے۔ لیکن اس سال ربوہ میں جو اجتماع دیکھا اتنا بڑا اور عظیم اجتماع میں نے اپنی ساری زندگی میں نہیں دیکھا تھا۔ وسیع و عریض جلسہ گاہ میں حد نگاہ تک مجھے عشاقان مسیح محمدی صلعم ہی دکھائی دے رہے تھے۔ اور طرح طرح کی رنگا رنگ دنیا کے لوگ دیوانہ وار آ جمع ہوئے۔ عاشقانِ مسیح محمدی صلعم کا یہ مجمع واقعی ازدیاد ایمان کا باعث تھا۔ اس کے بعد آپ نے تمام مجمع سمیت ایک لمبی اور پُرسوز اور رقت بھری اجتماعی دُعا فرمائی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام افتتاحی تقریر اور اجتماعی دعا کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا نہایت ایمان افروز پیغام پڑھ کر سُنایا۔ سب سے پہلے حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے تمام حاضرین کو نہایت پیار و محبت سے السلام علیکم رحمۃ اللہ و برکاتہٗ کا تحفہ بھیجا جس کے جواب میں تمام حاضرین نے نہایت عقیدت مندی کے ساتھ وعلیکم السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ کہا۔

حضور ایدہ اللہ کا پیغام تمام حاضرین نے ہمہ تن گوش ہو کر سُنا اور زیرلب حضور اقدس کے مبارک سایہ کے تادیر سلامت رہنے اور جملہ مقاصد میں کامیابی کے لئے دعائیں کرتے رہے۔

(پیغام کا مکمل متن دوسری جگہ ملاحظہ فرمایا جائے)

حضور اقدس ایدہ اللہ تعالےٰ کے پیغام کے بعد باقاعدہ تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔

اِس اجلاس کی پہلی تقریر محترم حافظ ڈاکٹر صالح محمد الٰہ دین صاحب MSC, PHD. لیکچرار علم ہیئت (Department of Astronomy.) عثمانیہ یونیورسٹی حیدر آباد کی ہوئی۔

آپ نے زیر عنوان :-

ثبوت ہستی باری تعالیٰ سائنٹفک نظریات کی روشنی میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ کائناتِ عالم کی وسعت اور کمال اور اس کے حکیمانہ نظام اور اس کی تدریجی ترقی کو دیکھ کر ہم یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ اس عالم کون و مکان کا ایک خدا ہونا چاہئیے زمانۂ حاضر میں سائنس کی ترقی نے ایسے کائنات کا منظر پیش کیا ہے جس کی وسعت اور کمال اور جس کا حکیمانہ نظام دنیا کے بہترین دماغوں کو رنگ کر دیتا ہے اور سائنس کی ہر تحقیق اللہ تعالےٰ کی ہستی کی اِس دلیل کو ہمارے سامنے پیش کرتی ہے۔ اس تمہید کے بعد ہندوستان کے مشہور ہیئت دان فاضل مقرر نے کائنات عالم کا مختصر خاکہ بیان کرتے ہوئے بتایا کہ ہماری یہ زمین جس پر تین ارب سے زیادہ کی آبادی ہے اس کا قطر قریباً آٹھ ہزار میل ہے۔ یہ ایک سیّارہ ہے۔ جو سورج کے گرد گھوم رہا ہے اور اس جیسے کئی سیّارے ہیں جو سورج کے گرد گھوم رہے ہیں۔ سورج جو اِس نظام شمسی کا مرکز ہے وہ ہماری زمین سے ۹ کروڑ ۳۰ لاکھ میل دور ہے۔ روشنی جو ایک سیکنڈ میں ۱۸۶۰۰۰ میل طے کرتی ہے سورج سے نکل کر ہم تک پہنچنے کے لئے ۸ منٹ لگاتی ہے اور نظام شمسی کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک جانے کے لئے ۱۰ گھنٹے لیتی ہے بیسویں صدی کے مشاہدات نے ثابت کر دیا ہے کہ ہمارا سورج ایک نہایت وسیع کہکشاں کا ایک فرد ہے۔ اور اُس جیسے کم و بیش ایک کھرب یعنی دس ہزار کروڑ سورج ہماری کہکشاں میں ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر ہماری کہکشاں کے تمام سورجوں کو دنیا کی آبادی میں تقسیم کر دیا جائے تو ہم میں ہر فرد کے حصّے میں کوئی ۳۰ سے زائد سورج آجائینگے۔ رات کو جو ہمیں نظر آتے ہیں وہ دراصل سورج ہیں چونکہ دوری کی وجہ سے ہمیں چھوٹے نظر آتے ہیں۔ اور یہ سب نظام اپنے خالق کی شان کی نشان دہی کر رہا ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ؎

چشمۂ خورشید میں موجیں تیری مشہود ہیں
ہر ستارے میں تماشہ ہے تیری چمکار کا۔

محترم حافظ صاحب نے قرآن مجید کی مختلف آیتوں کی روشنی میں موجودہ سائنس کے مختلف انکشافات کی تطبیق کرتے ہوئے نہایت عالمانہ اور ایمان افروز رنگ میں ہستی باری تعالےٰ کا ثبوت پیش فرمایا۔

اِسلام اور امن عالم اِس اجلاس کی دوسری تقریر مکرم و محترم سید فضل احمد صاحب ایم اے سابق پروفیسر تعلیم الاسلام کالج قادیان کی ہوئی۔ آپ نے نہایت سلجھے ہوئے انداز میں انگریزی زبان میں اسلام کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ یہی مذہب امن عالم کا علمبردار ہے۔ اور اس کے لئے مختلف عالمگیر تعلیم اور اصول بیان فرمائے ہیں۔ اسلام ایک ایسے خدا کو پیش کرتا ہے جو ربّ العالمین ہے۔ گویا کہ وہ تمام عالمین کا خالق و مالک ہے وہ کسی خاص مذہب یا طبقہ یا زمانہ کا خدا نہیں۔ اسلام کی یہ بھی تعلیم ہے کہ خدا کی طرف سے ہر قوم و ملک اور ہر قطعۂ ارضی اور زمانہ میں خدا تعالےٰ کی طرف سے مامورین تشریف لاتے رہے ہیں۔ جیسا کہ خود قرآن فرماتا ہے۔ لِکُلِّ قَوْمٍ هَادٍ۔ ہر قوم کے لئے خدا کی طرف سے ہادی اور مرشد آتے رہے ہیں۔ وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ۔ دنیا میں کوئی بھی ایسی قوم نہیں جس کے لئے کوئی بشیر و نذیر آئے ہوئے نہ ہوں۔ اِس زمانہ میں خدا کے مامور و مرسل حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے اس نہایت شاندار اُصول اور تعلیم کو اجاگر کر کے دنیا کے دلوں میں بٹھا دیا ہے۔ چنانچہ قابل مقرر نے کلام مسیح موعود علیہ السلام میں سے ایک ایمان افروز اقتباس پڑھ کر سنایا۔

آپ نے اپنی تقریر کے دوران اسلام کی مختلف اقتصادی، سیاسی، اخلاقی اور تمدنی تعلیمات پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ اسلام کی ہر تعلیم ہر قسم کے تفرقہ، امتیاز، اونچ نیچ اور اس سے پیدا شدہ جذبہ نفرت کو ہمیشہ کے لئے ختم کرنے والی ہے۔

حقوقِ انسانیت کے متعلق اسلامی تعلیمات پیش کرتے ہوئے فاضل مقرر نے حقوقِ نسواں کے متعلق اسلام کی سنہری تعلیمات کی وضاحت فرمائی۔

دنیا سے حرص و حسد اور جذبۂ منافرت کو ختم کرنے کے لئے اسلام نے یہ نہایت شاندار تعلیم پیش فرمائی ہے کہ وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا۔ یعنی جن کو خدا تعالیٰ نے دنیاوی مال و متاع سے نوازا ہے اُن کی طرف تم نظر اُٹھا اُٹھا کر دیکھا نہ کرو۔ آپ نے موجودہ زمانہ میں امن عالم کے قیام کے لئے مختلف بین الاقوامی اور عالمی تنظیموں کی ناکامیابیوں کی تفصیل بیان کرنے کے بعد مختلف اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ثابت فرمایا کہ آج امن عالم صرف اسلامی تعلیمات کے اپنانے سے ہی قائم ہو سکتا ہے اور وہ زمانہ قریب ہے کہ ساری دنیا میں اسلام کے زیر سایہ امن و امان قائم ہو جس کے لئے جماعت احمدیہ کوشاں ہے۔

آپ نے اپنی عالمانہ تقریر سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے تجویز فرمودہ اس نعرے پر ختم فرمائی کہ انسانیت زندہ باد۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورۂ امریکہ اور کینیڈا کے دورے کے تاثرات

اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم ومحترم بشیر احمد صاحب رفیق امام مسجد لندن کی ہوئی۔ آپ نے فرمایا خداتعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے اس سال جولائی کے مہینہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہمراہ مغربی ممالک، امریکہ اور کینیڈا کے دورے کی سعادت خاکسار کو عطا فرمائی۔ اس دورے کی رپورٹیں الفضل اور بدر میں کسی حد تک آچکی ہیں۔ میں آج چند ذاتی تاثرات بیان کرنا چاہتا ہوں۔ حضور اقدس ایدہ نے اب تک جتنے بھی دورے فرمائے ہیں وہ اپنے ساتھ لاکھوں اور کروڑوں برکات بھی لائے ہیں۔ حضور سنہ ۱۹۷۰ء میں مغربی افریقہ کے ممالک تشریف لے گئے تھے۔ اس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نے آپ کو نصرت جہاں سکیم القاء فرمائی جس کے نتیجہ میں افریقی ممالک میں دو سال کے قلیل عرصہ میں ۱۶ میڈیکل مراکز ۱۸ اسیکنڈری سکولز اور کئی چھوٹے چھوٹے سکول تعمیر کئے گئے۔ پچھلے سال کے دورے کے دوران حضور اقدس ایدہ نے جماعت کے سامنے صد سالہ جوبلی فنڈ کی تحریک رکھی۔ جس کی عظیم الشان کامیابی کے آثار اب ہمیں نظر آرہے ہیں۔ چنانچہ اسی سال سویڈن کے گوٹن برگ میں تعمیر شدہ عظیم الشان مسجد ان ہی آثار میں سے ایک ہے۔

گویا کہ حضور انور کا ہر دورہ اپنے اندر بہت ساری برکتیں سموئے ہوتا ہے۔ بیرونی ممالک کے مبلغین اور وہاں کی جماعتیں دس بیس سال میں جو کام کرتی ہیں یہی کام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے چند ماہ کے دورے سے پورے ہوتے ہیں۔

حضور کا امریکہ کا یہ دورہ ایک تاریخی دورہ ہے۔ اس لئے کہ امریکہ کی سرزمین پر کسی خلیفہ وقت کا مبارک قدم پڑنا تاریخ میں پہلا واقعہ ہے۔ امریکہ میں ۱۵ کے قریب منظم جماعتیں اور مسجدیں ہیں۔ ان کے علاوہ مختلف جگہوں میں احمدی آباد ہیں۔ مجھے وہاں جس چیز نے بہت زیادہ متاثر کیا ہے وہ وہاں کے مقامی (امریکن) باشندوں کا ایمان اور اخلاص تھا۔ یہ لوگ تمام وقت اشکبار رہتے ہیں۔ یہ اُن کے لئے بہت بڑی سعادت تھی کہ ہزاروں میل سفر کرکے خلیفۃ المسیح اُن کے پاس تشریف فرما ہوئے ہیں۔ ڈیٹن میں ہماری اچھی مسجد ہے۔ اور مخلصین کی ایک اچھی جماعت پائی جاتی ہے۔ ڈیٹن کے ہوائی اڈہ کے اندر حضور اقدس کے استقبال کے لئے کثیر تعداد میں مخلصین جماعت جمع تھے۔

جب حضور Air Port سے باہر تشریف لے آئے تو تمام حاضرین نے نعرہ ہائے تکبیر اور دیگر اسلامی نعروں سے استقبال فرمایا۔ امریکہ کی سرزمین پر اس قسم کے نعرے ایک عجیب منظر پیش کر رہے تھے۔

مغربی دنیا کی بنیاد ہی بے پردگی اور آوارگی پر مبنی نظر آتی ہے۔ امریکہ اور دیگر مغربی ممالک جس تباہی اور ہلاکت کے کنارے پر کھڑے ہیں اس کی وجہ یہی بے حیائی اور بے پردگی ہے۔ اس کے برعکس یہاں کی احمدی عورتوں میں پردے کی بڑی سخت پابندی کرتے ہوئے ہم نے دیکھا۔ AIRPORT پر تین چار صد احمدی عورتیں پردے میں ملبوس حاضر تھیں۔ یہ بھی ایک عجیب اور روح پرور نظارہ تھا۔ یہ احمدیت ہی کا عظیم کارنامہ ہے جو سرزمین امریکہ میں نظر آیا ہے۔

ایک احمدی خاتون نے Driving test کے لئے جانا تھا۔ وہ بُرقعہ پہن کر گئیں۔ لیکن ممتحنوں نے بُرقعہ کے ساتھ test لینے سے انکار کیا۔ اس وجہ سے اُس احمدی خاتون نے ہائی کورٹ میں مقدمہ دائر کیا۔ اور اس میں وہ کامیاب ہوگئیں۔ اور بعد میں test میں کامیاب ہوئیں۔ چنانچہ آج کئی احمدی عورتیں بُرقعہ پہن کر موٹر چلاتی ہیں۔ میں نے وہاں دیکھا کہ امریکن احمدی باشندوں کے دلوں میں حضور کے ساتھ والہانہ عشق ومحبت اور پیار معمور تھے۔ امریکن احمدی جب حضور سے مصافحہ کرتے تو بے اختیار رو پڑتے ہیں۔ حضور کی اقتداء میں نماز پڑھتے وقت وہ امریکن دوست زار وقطار روتے تھے۔ اُن کے دلوں میں عبادت اور دعاؤں کے لئے اس قسم کا جذبہ پایا جانا احمدیت کا ہی عظیم کارنامہ ہے۔

خدا کے فضل سے کینیڈا کے TORANTO مقام میں بھی خاصی بڑی جماعت ہے۔ اور بہترین تنظیم ہے۔ اُن کے خلوص اور فدائیت کا یہ عالم تھا کہ شہر کے باہر ایک قطعہ زمین جو سو اسو ایکڑ پر مشتمل ہے۔ حضور اقدس کی اجازت سے وہاں کے دوستوں نے زر کثیر سے خریدا۔ گویا کہ حضور اقدس کا یہ دورہ بھی اپنے اندر بہت ساری برکتیں لئے ہوئے تھا اور بہت ہی کامیاب اور انقلاب انگیز تھا۔

اس ایمان افروز تقریر کے ساتھ ہی جلسہ سالانہ کے پہلے دن کی پہلی نشست نہایت کامیابی سے اختتام پذیر ہوئی۔

پہلا دن ــــ دوسرا اجلاس

بعد نماز ظہر وعصر ۲ بجے بعد دوپہر دوسرا اجلاس محترم الحاج سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد کی زیر صدارت منعقد ہوا۔

مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان کی تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی اس کے بعد تقاریر کا آغاز ہوا۔

قرآن واحادیث کی پیشگوئیاں

اس نشست کی پہلی تقریر محترم مولوی عبدالحق صاحب فضل مبلغ انچارج شاہجہانپور نے مذکورہ عنوان پر کی۔ آپ نے بتایا کہ قرآن وحدیث کی پیشگوئیوں کے دو پہلو ہیں۔ منفی اور مثبت۔ منفی پہلو یہ ہے کہ قرآن وحدیث میں کئی پیشگوئیاں مسلمانوں کی پستی اور حالت تنزل کے متعلق ہیں۔ اور مثبت پہلو اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے متعلق پیشگوئیاں ہیں۔

چنانچہ فاضل مقرر نے ان دونوں قسم کی پیشگوئیوں کی بنیاد پر موجودہ زمانہ کے مسلمانوں کی ضلالت کن حالات اور اس کے بعد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اور آپ کے ذریعہ اسلامی دنیا میں پیدا ہوئے عظیم روحانی انقلاب کا ذکر فرمایا۔

آپ نے اسی ضمن میں خروج دجال اور بعثت یاجوج ماجوج والی عظیم پیشگوئیوں کا ذکر فرماتے ہوئے ان کی تشریح کی اور بیان فرمایا کہ یہ پیشگوئیاں اس زمانہ میں عظیم الشان رنگ میں پوری ہوئی اور یہ دونوں امریکہ اور روس کی شکل میں نمودار ہوئے ہیں۔

فاضل مقرر نے نہایت عالمانہ پیرائے میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسلمانوں کے اندر عملی اور اعتقادی رنگ میں جو روحانی انقلاب برپا فرمایا اس کا ایمان افروز رنگ میں ذکر فرمایا۔

مذہب کی ضرورت عصر حاضر میں

اس کے بعد محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی مبلغ انچارج بمبئی نے اپنے مخصوص اور دلربا انداز میں مذکورہ بالا عنوان پر تقریر فرمائی۔ آپ نے مذہب کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا کہ انسان کے مقصد حیات تک پہنچنے کے راستہ کو مذہب کہتے ہیں اور مذہب کی ضرورت صرف عصر حاضر سے متعلق نہیں بلکہ اس کی ضرورت ازل سے تھی اور ابد تک رہے گی۔ کیونکہ مذہب تعلق باللہ، طہارت نفس انسانی کا ذریعہ ہے اور یہ ضرورت ہمیشہ کے لئے ہے۔ اس وقت دنیا علم وسائنس اور فلسفہ وحکمت اور ٹیکنالوجی کی ترقی کے نشہ میں سرشار ہوکر خدا تعالیٰ کو بھول کر اپنے مقصد حقیقی سے دور جاچکی ہے اور مذہب کو علم وسائنس کی ترقی کی راہ میں روک سمجھا جاتا ہے۔ حالانکہ مذہب علمی ترقی میں روک ہونے کے بجائے ممد ومعاون ہے۔ آج مادیت اور دہریت کے نشہ میں سرشار ہوکر اخلاق واقتدار کو بھی فراموش کیا جارہا ہے۔ اور نیکی اور طہارت کو بھی برباد کیا جارہا ہے۔ گویا کہ دیگر زمانوں کی نسبت عصر حاضر میں مذہب کی بہت شدید ضرورت ہے۔

محترم مولانا صاحب نے مذہب کے بارے میں موجودہ زمانہ میں پائے جانے والے دو نظریئے یعنی مثبت ومنفی پیش فرمائے۔ اس کے بعد آپ نے ہستی باری تعالیٰ کے ثبوت اور مذہب کی ضرورت پر نہایت عالمانہ اور دلچسپ انداز میں مختلف دلائل پیش فرمائے آخر میں آپ نے کامل مذہب اسلام کی خوبیوں اور اس کے فضائل پر روشنی ڈالتے ہوئے ثابت فرمایا کہ آج کے تمام مسائل صرف اسلام ہی حل کرسکتا ہے۔

اس عالمانہ تقریر کے بعد عزیزم وحید الدین صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

غیر ملکی مقررین

اس کے بعد مکرم مظفر احمد صاحب ظفر امیر جماعت احمدیہ ڈیٹن نے انگریزی زبان میں مختصر خطاب فرمایا۔ آپ امریکہ کے سیاہ فام نسل سے تعلق رکھنے والے ہیں۔ آپ نے نہایت ہی سلجھے ہوئے انداز میں بہترین تلفظ میں سورۃ فاتحہ کی تلاوت فرمائی۔ آپ وہاں کی جماعت کے Regional Amir ہیں۔ آپ کے ماتحت وہاں سات جماعتیں ہیں۔ آپ کو ۱۹۵۵ء میں بیعت کرنے کی توفیق ملی تھی۔ آپ نے اختصار کے ساتھ امریکہ کی تبلیغی سرگرمیوں کا ذکر فرمایا۔

اس کے بعد مکرم عبدالواسع صاحب نے مختصر تقریر فرمائی۔ آپ نائیجیریا کے باشندے ہیں۔ آپ نے نائیجیریا میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ نائیجیریا کے ہم احمدی باشندے نہایت شکر گذار ہیں کہ "نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم" کے تحت ہمارے ہاں سکول اور میڈیکل سنٹر وغیرہ قائم کئے گئے ہیں۔ آج کل نائیجیریا کے باشندے بخوبی جاننے لگ گئے ہیں کہ اسلامی تعلیمات ہی اُن کے لئے قابل قبول ہیں۔

ان دونوں نہایت ایمان افروز اور مختصر تقریروں کے بعد آج کا یہ اجلاس نہایت کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

دوسرا دن ــــ پہلا اجلاس

جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کا پہلا اجلاس مورخہ ۲۷ فتح ۱۳۵۵ ہش بروز پیر صبح ۱۰ بجے محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب M.Sc, PH.D. کی زیر صدارت محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی کی تلاوت قرآن مجید کے ساتھ شروع ہوا۔

عزیزم ریحان احمد صاحب کی نظم خوانی کے بعد تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔

سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اس اجلاس کی پہلی تقریر محترم مولوی حکیم محمد دین صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان کی ہوئی۔ آپ نے فرمایا کہ آنحضرت صلعم اس شان کے نبی ہیں کہ خود خدا تعالیٰ نے آپ کی سیرت کو قرآن مجید میں شرح و بسط کے ساتھ ہمیشہ کے لئے محفوظ فرمالیا۔ نیز اس زمانہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تمام کتابوں میں نہایت تفصیل کے ساتھ آنحضرت صلعم کے اخلاقِ فاضلہ اور سیرت و سوانح اور آپ کی زندہ جاوید تعلیمات کو بیان فرمایا ہے۔

محترم فاضل مقرر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مختلف کتب میں سے بعض نہایت ایمان افروز اقتباسات پڑھ کر سنائے جو سب کے لئے ازدیاد ایمان کا باعث بنے۔ آپ نے اپنی تقریر میں آنحضرت صلعم کی مکی زندگی میں اخلاقِ جمالی کا اور مدنی زندگی میں اخلاقِ جلالی کا جو کامل نمونہ پیش فرمایا اس کو مختلف تاریخی واقعات کی روشنی میں بیان فرمایا۔

آخر میں آپ نے حضرت رسول کریم صلعم کے مقام ختم نبوت کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض ایمان افروز تحریرات میں سے واضح فرمایا۔

مسیح موعودؑ اور کسر صلیب

اس اجلاس کی دوسری تقریر مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری فاضل مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان کی ہوئی۔ آپ نے واقعہ صلیب کے متعلق یہودیوں، عیسائیوں، عام مسلمانوں اور جماعت احمدیہ کے چار مختلف نظریات پیش کرتے ہوئے قرآن کریم احادیث اور دیگر تاریخی شواہد کی روشنی میں جماعت احمدیہ کے نظریہ کی نہایت ٹھوس اور ناقابل تردید ثبوتوں کے ساتھ تائید فرمائی۔ اس کے بعد صلیبی مذہب کے عقائد کا بطلان ثابت کرتے ہوئے آپ نے کسر صلیب کی تشریح کی۔ آپ نے انجیلی حوالوں کی روشنی میں ثابت کیا کہ حضرت مسیح ناصریؑ کو صلیبی موت سے نجات حاصل ہوئی تھی۔ اور اس کی تائید میں مختلف تاریخی اور سائنسی انکشافات پیش کئے اور مختلف ذرائع سے بیان فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی صحیح معنوں میں کاسر صلیب تھے۔

بعدہٗ محترم جاوید اقبال صاحب اختر فاضل نے حضرت مصلح موعودؓ کی ایک نظم نہایت خوش الحانی سے سنائی۔

اس نشست کی آخری تقریر محترم مولانا محمد حفیظ صاحب فاضل ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان وایڈیٹر ہفت روزہ بدر کی ہوئی۔

حقوق العباد۔ اُن کی ادائیگی کی اہمیت اور اسلامی آداب و اخلاق کا بیان

مذکورہ عنوان پر تقریر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ہر شخص کے لئے حقوق و فرائض کا سلسلہ اسی کے یوم پیدائش سے ہی شروع ہو جاتا ہے۔ حقوق و فرائض کا سلسلہ اُن تعلقات کی بناء پر چلتا ہے جو ہر شخص کو سماج کا فرد ہونے کے ناطے حاصل ہوتے ہیں۔ فاضل مقرر نے سورۃ النساء ع۶ میں حقوق العباد کے متعلق جو ترتیب دی گئی تھی اس کی روشنی میں بیان فرمایا کہ کس تعلق دار کے حقوق مقدم ہیں اور کن کے مؤخر ہیں۔ چنانچہ آپ نے حقوق والدین قریبی رشتہ داروں کے حقوق و آداب، حقوق زوجین، یتامیٰ کے حقوق و آداب، مساکین کے حقوق و آداب، پڑوسی کے حقوق و فرائض، صاحب بالجنب کے حقوق، مسافر کے حقوق نہایت عالمانہ انداز میں قرآن کریم اور احادیث کے مختلف حوالوں کی روشنی میں حاضرین کے ذہن نشین فرمائے۔

آپ نے معاشرہ کے بعض اہم اجتماعی حقوق و آداب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ معاشرے کا ماحول خوشگوار بنانے کے لئے طلاقۃ الوجوہ یعنی خندہ پیشانی بہت ضروری ہے۔ کسی سے ترش روئی سے پیش آنے کا مطلب یہ ہے کہ تم اس کو اپنے سے ادنیٰ اور حقیر سمجھتے ہو۔ کیونکہ تمہارے دلی جذبات اور دماغی خیالات کا کسی کو پتہ نہیں چل سکتا۔ البتہ تمہارا چہرہ تمہارے اندرونہ کا آئینہ دار بن سکتا ہے۔ اسی لئے انگریزی کی ضرب المثل ہے کہ FACE IS THE INDEX OF MIND یعنی چہرہ انسانی قلب کا آئینہ دار ہے۔

محترم مولانا صاحب کی یہ تقریر نہایت پُر از معلومات اور جامع تھی۔ اس کے بعد آج کے پہلے اجلاس کی کاروائی نہایت کامیابی سے اختتام پذیر ہوئی۔

دوسرا دن ــ دوسرا اجلاس

جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کا دوسرا اجلاس ۲ بجے بعد نماز ظہر و عصر محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب امیر جماعت احمدیہ یادگیر کی زیر صدارت محترم سیٹھ منیر احمد صاحب بانی کی تلاوت قرآن مجید کے ساتھ شروع ہوا۔ مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم کی نظم خوانی کے بعد تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں

اس عنوان پر خاکسار محمد عمر مبلغ مدراس نے تقریر کی جس میں بتایا کہ کسی بانیٔ مذہب یا مامور من اللہ کی صداقت کے طور پر دو قسم کی پیشگوئیاں ہوتی ہیں اُس مامور من اللہ کے بارے میں پیشگوئیاں دوسری اس مامور من اللہ کی اپنی پیش خبریاں پیش کی جاتی ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام پیشگوئیاں جو انذار اور بشارت کی حیثیت رکھتی ہیں آپ کی صداقت کی بیّن ثبوت ہیں۔ خاکسار نے آپ کی انذاری پیشگوئیوں میں سے زلزلہ، جنگ عظیم، بھونچال، قحط اور سیلاب وغیرہ کے متعلق عرض کرتے ہوئے ان کے پورے ہونے کی طرف اشارہ کیا۔ نیز روس کے بارے میں دو قسم کے جسمانی و روحانی انقلابوں کے متعلق تفصیل بیان کی۔ نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم الشان پیشگوئیوں میں سے چند آپ کے مخالفوں اور دشمنوں کی ناکامی اور اس کے بالمقابل سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ترقی اور زمین کے کناروں تک اُس کے شہرت پانے کے متعلق بعض جلیل القدر پیشگوئیاں بیان کرتے ہوئے مختلف تاریخی شواہد کی روشنی میں بیان کر دئے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کی ترقی کے لئے چار ادوار بیان فرمائے ہیں۔ جیسا کہ آپ نے اپنے ایک شعر میں فرمایا کہ ہے

میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

اس شعر کی بنیاد پر جماعت احمدیہ کے چار ادوار آدمی دور۔ موسوی دور۔ یعقوبی دور اور ابراہیمی دور کے متعلق وضاحت سے ذکر کیا۔ آخر میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ اکناف عالم میں ہونے والے غلبہ اسلام کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کا ذکر کرتے ہوئے مختلف اقتباسات کے ذریعہ ثابت کیا جماعت احمدیہ کے ذریعہ غلبۂ اسلام کے آثار نظر آرہے ہیں۔

عقائد احمدیت

اس جلسہ کی دوسری تقریر مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان کی ہوئی۔ آپ نے بتایا کہ احمدیت کوئی نیا دین یا مذہب نہیں ہے۔ بلکہ تجدید اسلام اور اقامۃ الشریعۃ ہی کا دوسرا امتیازی نام ہے۔ کیونکہ موجودہ دور میں عالم مسلمان حضرت نبی اکرم صلعم کی پیشگوئیوں کے مطابق صرف نام کے مسلمان رہ گئے تھے۔ اس لئے مسلمانوں میں سچی توحید، معرفت الٰہی، تنظیم و اتحاد اور جذبۂ خدمت دین اور اشاعت اسلام پیدا کر کے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی روح اور تڑپ پیدا کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کو مبعوث فرمایا ہے۔ چونکہ اس مقصد کے حصول کے لئے ایک انفرادیت اور امتیاز کی ضرورت تھی تاکہ صحابہ کے نمونہ پر قائم ہونے والی الٰہی جماعت عام مسلمانوں میں ضم ہو کر پھر اُن ہی جیسی نہ بن جائے اس لئے اس الٰہی جماعت کا نام جماعت احمدیہ رکھا گیا۔

فاضل مقرر نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مختلف کتابوں کے اقتباس کی روشنی میں جماعت احمدیہ کے عقائد جو صحیح اسلامی عقائد اور شریعت محمدیہ پر مبنی ہیں پڑھ کر سنائے۔ اسی ضمن میں آپ نے احمدیوں اور عامۃ المسلمین کے عقائد میں جو اختلاف نظر آرہا ہے ان اختلافی مسائل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مسئلہ 'ختم نبوت' وفات عیسیٰؑ اور عقیدت جہاد پر روشنی ڈالی۔ آپ نے اپنی تقریر کے آخر میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ دنیا میں پیدا شدہ عظیم روحانی انقلاب کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کس شاندار رنگ میں مسلمانوں کے عمل اور عقیدوں میں دو عظیم الشان تبدیلی پیدا فرمائی ہے۔

غیر ملکی زائرین کی تقاریر

اس تقریر کے بعد مکرم مولوی جمیل الدین صاحب شمس نے حضرت مصلح موعودؓ کی نظم وجد آفرین انداز میں پڑھ کر سنائی۔

اس کے بعد غیر ممالک میں سے تشریف لائے ہوئے دو بزرگوں کی نہایت ایمان افروز تقریریں ہوئیں۔ پہلی تقریر مکرم ابو بکر خان صاحب آف ماریشس اور دوسری تقریر مکرم مسٹر ہدایت اللہ صاحب حبشی آف جرمنی کی ہوئی۔

مکرم مولوی ابو بکر خان صاحب نے سب سے پہلے جزیرۂ ماریشس کے احمدی احباب کا پُرخلوص سلام شرکاء جلسہ کو پہنچایا اس کے بعد موصوف نے جزیرہ کی آبادی اور وہاں کی مذہبی زندگی کا خلاصہ بتایا۔ آپ نے بتایا کہ اس جزیرہ میں وہ مقام بھی ہے جسے دنیا کا کنارہ کہا جاتا ہے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے اپنے دورہ ماریشس میں یہ مقام خود دیکھا ہے۔

جزیرہ میں ۱۹۱۵ء میں جماعت احمدیہ کا قیام عمل میں آیا اور یکے بعد دیگرے مرکز سے چار مقتدر اصحاب وہاں تبلیغ کے لئے تشریف لے گئے اُن میں سے دو مولانا عبید اللہ صاحب اور حضرت حافظ جمال احمد صاحب وہاں ہی مدفون ہوئے۔

اور دو واپس قادیان اور ربوہ میں مدفون ہوئے۔ اور وہ ہیں حضرت صوفی غلام محمد صاحب بی۔ اے اور حضرت حافظ غلام رسول صاحب

اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں داخل کرے۔ آمین۔

وہاں پر جماعت کی چھ مساجد ہیں اور ساتویں عنقریب تیار ہونے والی ہے۔ دس مدرسے ہیں جن میں قرآن مجید، اردو اور دینیات پڑھائی جاتی ہے۔ لجنہ اماء اللہ۔ خدام الاحمدیہ۔ ناصرات الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کی مجالس بھی قائم ہیں ماہانہ اخبار Message بھی فرنچ زبان میں جاری ہے اور فرنچ رسالے وہاں سے شائع کرکے ساری دنیا میں بھیجے جاتے ہیں وہاں دو مرکزی اور دو مقامی مبلغین اعلائے کلمۃ اللہ میں مشغول ہیں۔ خاکسار (ابو بکر خاں) بھی مقامی مبلغین میں سے ہے۔

ہدایت اللہ صاحب ہبش HUBSCH

اس نشست کی آخری تقریر جرمن نژاد برادرم ہدایت اللہ صاحب ہبش کی ہوئی۔ آپ فرنکفورٹ (جرمنی) کے باشندے ہیں۔ قبول احمدیت کے بعد اُن میں اس قدر نمایاں اور عظیم الشان انقلاب آیا جس کے آثار ان کی شکل وصورت سے ظاہر ہیں۔ نہایت ہی صوفی مزاج متقی و پرہیزگار بزرگ ہیں سفید پگڑی پہنے ہوئے اور سفید شیروانی اور شلوار میں ملبوس فرشتہ خصلت یہ سفید پرندہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے روحانی انقلاب کی جیتی جاگتی تصویر نظر آرہے تھے۔ آپ ۱۹۶۹ء میں حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ ۱۹۷۰ء میں فرنکفورٹ مشن سے تعلق پیدا ہوا۔ کشتی نوح اور اسلامی اصول کی فلاسفی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی معرکۃ الآراء کتابیں تھیں۔ پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ اور اسی سال احمدیت میں داخل ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ انگریزی اور جرمنی کے نامور شاعر اور ڈرامہ نویس ہیں۔

آپ نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ اس دفعہ پھر سیدنا حضرت رسول کریم صلعم کی یہ پیشگوئی قادیان میں پوری ہوئی کہ مغرب سے سورج کا طلوع ہوگا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی ایک رویاء میں دیکھا تھا کہ آپ نے انگلستان میں سفید پرندے پکڑے ہیں۔ اس میں اشارہ ہے کہ سفید اقوام اسلام میں داخل ہوں گی۔ آج جرمنی میں اسلام کے لئے زمین ہموار ہو رہی ہے۔ وہاں نوجوان طبقہ میں طمانیت قلب کی پیاس اور تڑپ پائی جاتی ہے۔ اس کی تلاش میں بعض نوجوان ہپیزم (Hippism) کے پیچھے اور کچھ یوگیزم (Yogism) کے پیچھے چلنے لگے۔ لیکن اب انہیں محسوس ہو رہا ہے کہ ان میں روحانیت نہیں۔ جب پیاسی روح وہاں سے مایوس ہو جاتی ہے تو بالآخر اسلام کی طرف آنے لگ جاتی ہے۔ آج صبح ہی ایک جرمنی نوجوان یہاں قادیان میں وارد ہوا ہے۔ سب سے پہلے اُنہوں نے کشمیر سری نگر میں جاکر یسوع مسیح کی قبر کی زیارت کی اسکے بعد قادیان مسیح محمدی کے مرکز کی زیارت کے لئے آئے ہیں۔

محترم ہدایت اللہ ہبش صاحب نے بتایا کہ جرمنی میں میرے جیسے اور بھی بے شمار سفید پرندے ہیں۔ وہ آہستہ آہستہ یہاں آتے رہینگے۔ آپ نے اپنی ایمان افروز اور نہایت سلجھی ہوئی تقریر کے بعد اپنا ایک تازہ منظوم کلام (انگریزی) میں سنایا جس میں قادیان کے سفید منار کے ساتھ اپنی دلی عقیدت کا اظہار کیا گیا۔

تیسرا دن ـــ پہلا اجلاس

جلسہ سالانہ قادیان کے آخری دن کا پہلا اجلاس مورخہ ۲۸ دسمبر ۱۹۷۶ء صبح دس بجے زیر صدارت محترم بھائی عبدالرحمٰن صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام منعقد ہوا۔

محترم حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم سیٹھ منیر احمد صاحب بانی کی نظم خوانی کے بعد تقاریر کا سلسلہ جاری ہوا۔

اسلام اور عورتوں کے حقوق

مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل مبلغ بمبئی نے مذکورہ عنوان پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ امر قابل غور ہے کہ صرف حقوق کے مطالبہ سے کشمکش پیدا ہوتی ہے اور مردوں اور عورتوں کو اپنے حقوق کے ساتھ ساتھ فرائض اور ذمہ داریوں کا بھی علم و احساس ہو تو فرائض کی ادائیگی کی صورت میں باہمی امن اور خوشگوار زندگی پیدا ہوتی ہے۔ آپ نے عورتوں کی حیثیت اور مقام کے متعلق مختلف نظریات پیش کرنے کے بعد عورتوں کے بارے میں اسلام کے شاندار نظریہ کو پیش فرمایا۔ آپ نے اسلام کے ظہور سے قبل عورت کی افسوسناک حیثیت کا ذکر کرنے کے بعد اسلام کے ذریعہ عورتوں کے مقام کو جو بلندی حاصل ہوئی ہے۔ اس کی تفصیل بیان کی۔

اسلام نے عورتوں کے جو جائز حقوق تسلیم کئے ہیں اُن کی طرف اپنے مخصوص انداز میں روشنی ڈالتے ہوئے خاص طور پر حقوق زوجین کی طرف اشارہ فرمایا۔ آپ نے تعدّد ازدواج اور رسم جہیز وغیرہ اُمور کی طرف بھی شرح وبسط سے روشنی ڈالی۔

احمدی بزرگوں کی مالی قربانیاں

اس جلسہ کی دوسری تقریر مذکورہ عنوان پر محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے وکیل المال تحریک جدید قادیان نے فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب خدمت اسلام کا باقاعدہ آغاز براہین احمدیہ جیسی عظیم الشان کتاب کی تصنیف سے ۱۸۸۰ء میں فرمایا اُس وقت یہاں مسلمانوں کی حکومت کا استیصال ہوچکا تھا۔ لاکھوں مسلمان حتیٰ کہ حضرت رسول کریم صلعم کی اولاد میں سے بعض افراد اور چوٹی کے مسلم علماء ایک بڑی تعداد میں اسلام کو الوداع کہہ کر مسیحیت کی آغوش میں جاکر معاندین اسلام میں شامل ہو گئے۔

ان حالات میں نہایت بے سروسامانی کی حالت میں جب کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیش قیمت ساری جائیداد آپ کے بھائی کے تصرفات میں تھی آپ یکتا وتنہا کھڑے ہوئے اور اللہ تعالےٰ نے آپ کی مساعی کو فتح و کامرانی سے ہمکنار کیا۔ اور اب احمدیت کا بیج ایک تناور درخت کی شکل اختیار کر چکا ہے۔ جس کے سایہ تلے ایک کروڑ سے زیادہ نفوس بسیرا کر رہے ہیں اور جن کے پائے ثبوت کو ۱۹۷۴ء کے شدید ہنگامے اور بین الاقوامی سازش بھی متزلزل نہ کرسکے۔ محترم ملک صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں حضور اقدس علیہ السلام کی تحریک پر مالی قربانی کرنے والے بزرگوں کی تفصیل بیان فرماکر اور مختلف تاریخی واقعات پر مشتمل روایات سناکر حاضرین جلسہ کو محظوظ فرمایا۔ اور موجودہ زمانہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی تحریک پر سارے اکناف عالم کے احمدیوں کا جو ردّ عمل ہوا ہے۔ اس کا نہایت، شاندار رنگ میں تذکرہ فرمایا اور انفاق فی سبیل اللہ میں مالی قربانیاں کرنے کے فوائد اور اس کی برکات کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء سلسلہ عالیہ احمدیہ کے زرّین ارشادات سناکر روشنی ڈالی۔

اس تقریر کے بعد مکرم منیر الدین صاحب آف لندن نے حضرت مصلح موعودؓ کی ایک نظم نہایت ترنم سے سنائی۔

جماعتِ احمدیہ کی عالمگیر خدمتِ اسلام

اس جلسہ کی آخری تقریر محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب امیر جماعت احمدیہ یادگیر کی مذکورہ موضوع پر ہوئی۔ موجودہ زمانہ کے مسلمانوں کی روحانی اور اخلاقی پستی اور حالتِ انحطاط کے متعلق حضرت رسول کریم صلعم کی بعض پیشگوئیوں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ایسے مسلمانوں میں ایک روحانی انقلاب پیدا کرنے اور ایک پاکیزہ جماعت کے قیام کے لئے اِسی پاک ومقدس بستی سے ایک آواز بلند ہوئی۔ اِس آواز پر لبیک کہتے ہوئے اکناف عالم سے سعادت مند روحیں دیوانہ وار دوڑتی چلی آنے لگیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے باذن ایزدی ایک روحانی جماعت کی بنیاد ڈالی۔ اس الٰہی جماعت کے قیام سے ہی اکناف عالم میں صحیح اسلام کی تبلیغ پہنچانے کی مہم شروع کی گئی۔ اور آج ساری دنیا میں اگر عالمگیر غلبہ اسلام کے آثار نظر آرہے ہیں تو اس کا سہرا صرف جماعت احمدیہ پر رہیگا۔ غلبہ اسلام کے سلسلہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی نہایت ولولہ انگیز تقریروں کے اقتباسات سناتے ہوئے فرمایا کہ ایک زمانہ وہ تھا کہ عیسائی کعبۃ اللہ کے اوپر صلیب لٹکانے کا منصوبہ بنا رہے تھے۔ لیکن احمدی مبلغین کی سرگرمیوں کی وجہ سے آج عیسائیت کے مراکز پر اسلام اپنا جھنڈا لہرا رہا ہے۔ اور دوسری طرف اُن کے گرجاؤں کے آگے قابل فروخت کے تختے آویزاں نظر آرہے ہیں۔ فاضل مقرر نے جماعت احمدیہ کی عالمگیر سرگرمیوں اور خدماتِ اسلام کے متعلق الفضل ما شہدت بہ الاعداء کے مطابق جماعت احمدیہ کے مخالفین کے اعتراف کلمات پیش کئے۔

اس ولولہ انگیز تقریر کے بعد آج کا پہلا اجلاس بخیر وخوبی سے اختتام پذیر ہوا۔

تیسرا دن ـــ دوسرا اجلاس

جلسہ سالانہ کے آخری دن کا آخری اجلاس بعد نماز ظہر و عصر ۲½ بجے زیر صدارت محترم سید فضل احمد صاحب ایم۔ اے (پٹنہ) کی زیر صدارت مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم کی تلاوت کے ساتھ شروع ہوا۔ انگلستان کے گلاسکو سے آئے ہوئے ایک چھوٹے بچے عزیزم محمود ظفر نے ترنم سے ایک انگریزی نظم سنائی۔ اس کے بعد مکرم عبدالمالک صاحب ملکانہ نے محترم ثاقب زیروی صاحب کا ایک نعتیہ کلام خوش الحانی سے سُنایا۔

اس کے بعد تقاریر کا آغاز ہوا۔

سیرت حضرت مسیح موعودؑ

اس اجلاس کی پہلی تقریر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان کی ہوئی۔ آپ نے مذکورہ عنوان پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ خدا تعالےٰ کی ہستی وراء الوراء ہے اور وہ ہر جگہ موجود ہے نیز وہ پوشیدہ بھی ہے اس لئے کہ وہ ظاہری وجود نہیں رکھتا۔ خدا تعالےٰ اپنے وجود کا اظہار اپنے مامورین کی زندگی میں جلوہ گر ہو کر دکھا دیتا ہے۔ ہمیں قدر مشترکہ کے طور پر یہ بات نظر آتی ہے کہ ابتداء سے ہی وہ خدا کے پیار میں مگن ہوتے ہیں اور اُن کے ذریعہ سے خدا اپنی زندگی کی جلوہ گری فرما دیتا ہے۔

ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد صلعم کی زندگی میں ہمیں یہ بات نمایاں ہو کر نظر آتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی زندگی کے دو دَور ہیں ایک خلوت کا اور دوسرا جلوت کا۔ حضرت بانیٔ سلسلہ علیہ السّلام کا مقام اپنے آقا و مطاع صلعم کے بعد اور آپؐ کے طفیل بہت ارفع اور اعلیٰ ہے۔ یہ مقام آپ کی کسی ذاتی خوبی مجاہدے یا کوشش کا نتیجہ نہیں بلکہ محض اپنے آقا و مطاع معشوق سیدنا خاتم النبیین صلعم سے پیار اور عشق کے نتیجہ میں ملا ہے۔ حضرت رسول کریم صلعم نے فرمایا کہ میری بعثت حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی دُعاؤں کے نتیجہ میں ہوئی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کا آنا حضرت رسول کریم صلعم کی دُعاؤں کے طفیل ہے۔ آپؐ نے اپنی اُمّت کو تاکید فرمائی کہ جب میرا وہ روحانی فرزند آجائے تو اُن تک میرا سلام پہنچا یا جائے۔ گویا کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے سلامتی کا پیغام پہنچا۔ اور خود خدا تعالیٰ کی طرف سے آپ کو یہ بشارت ملی کہ واللّٰہ یعصمک من الناس کہ لوگوں کی تمام شرارتوں اور ظلم و ستم سے آپ کو خدا تعالیٰ محفوظ رکھ کر سلامتی عطا فرمائے گا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی تمام زندگی میں ہمیں یہ سلامتی اور حفاظت نظر آتی ہے۔

اس کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے دورہ خلوت اور دورہ جلوت کے چیدہ چیدہ واقعات نہایت ایمان افروز رنگ میں بیان فرمائے۔

ابتدائی ایام میں آپؑ ہمیشہ مسجد کے کسی کونے میں خلوت نشینی اختیار فرمایا کرتے تھے اور ہمیشہ قرآن کریم کے مطالعہ میں مستغرق رہا کرتے تھے۔ اور دنیا وما فیہا سے بے خبر تھے۔ اس ضمن میں محترم میاں صاحب نے نہایت ایمان افروز اور رقت آمیز روایات بیان فرمائیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی اہلی زندگی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ آپکی اہلی زندگی قرآنی آیت وعاشروھن بالمعروف اور خیرکم خیرکم لأھلہ کے مصداق تھی۔ آپ نے اس سلسلہ میں شاندار عملی نمونہ پیش فرمایا۔ خدا تعالیٰ نے پیشگوئی یتزوج ویولد لہ کے مطابق آپ کی تمام اولاد در اولاد کو علم و ہنر اور عمر میں بہت برکت دی اور تمام اولاد کو خدا کے فضل و کرم سے تبلیغ اسلام کی نمایاں خدمت بجا لانے کی توفیق مل رہی ہے۔

آپؑ کو حضرت رسول کریم صلعم کے ساتھ غیر معمولی پیار و محبت اور عشق تھا۔ فاضل مقرر نے حضورؑ کے اپنے آقا اور مطاع کے ساتھ عشق و محبت کے کئی ایمان افروز واقعات سنائے۔ آپ کے دورِ خلوت کو دورِ جلوت میں بدل لینے کا سب سے بڑا موجب یہی عشق رسول اور فنافی الرسول صلعم کے جذبات ہوئے ہیں۔

اسی طرح آپ کو قرآن مجید کے ساتھ بھی بے حد عشق اور فدائیت تھی جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآن کے گرد گھوموں کعبہ میرا یہی ہے۔

آخر میں محترم صاحبزادہ صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے اخلاق فاضلہ و کریمہ میں سے چند ایک ایمان افروز واقعات سنانے کے بعد آپ کی سیرت و سوانح اور اخلاق فاضلہ کے بارے میں مختلف اخبارات میں جو مقالے اور تبصرے شائع ہوئے تھے اس میں سے بعض بیان فرمائے۔

اس ایمان افروز تقریر کے بعد محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان نے

خلافت فی الاسلام کے عنوان پر ایک پُرجوش تقریر فرمائی۔ آپ نے آیت استخلاف کی تلاوت کرتے ہوئے خلافت اسلامیہ کے بعض چیدہ چیدہ تاریخی واقعات بیان فرمائے اس کے بعد خلافت احمدیہ کی صورت میں آخری زمانہ میں رونما ہونے والی اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے بارے میں تفصیل بیان فرمائی۔ آپ نے آیۃ ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا کی روشنی میں جماعت احمدیہ کو تمکنت دین اور خوف کا امن میں تبدیل ہونا وغیرہ اُمور کی طرف نہایت ایمان افروز انداز میں روشنی ڈالی۔ اور جماعت احمدیہ کو جس قسم کے اندرونی و بیرونی فتنوں کا سامنا کرنا پڑا تھا اور خلافت کی برکات سے اُن تمام فتنوں سے کس طرح امن و امان نصیب ہوا تھا اس کی تفصیل بہت ہی جدت کے ساتھ پیش فرمائی۔

ریزولیشن محترم مولانا صاحب کی تقریر کے بعد محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے ایک نہایت اہم اور ضروری ریزولیشن پیش فرمایا جس کا مکمل متن دوسری جگہ درج ہے۔

اس ریزولیشن کی تائید کرتے ہوئے مکرم ہدایت اللہ ہبش صاحب (جرمن) نے انگریزی میں مختصر خطاب فرمایا۔

اس ریزولیشن کی تمام سامعین نے یکزبان ہو کر منظوری دے دی۔ اور یہ بھی فیصلہ ہوا کہ اِس کی کاپیاں حکام اور اخبارات کو بھیجی جائیں۔

پیغامات ریزولیشن کی منظوری کے بعد محترم امینی صاحب نے معززین کے وہ پیغامات پڑھکر سنائے جن میں اِس جلسہ سالانہ کے سلسلہ میں اپنے نیک اور عقیدت مندانہ جذبات کا اظہار کرتے ہوئے مرکزی و صوبائی وزراء اور بالا افسران کی طرف سے موصول ہوئے تھے۔

اس کے بعد اجتماعی دُعا سے قبل محترم مولوی صاحب نے اُن تمام موصیوں کے نام تحریک دُعا کے طور پر پڑھ کر سنائے جن کی وفات دوران سال ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کی مغفرت فرمائے آمین۔

اختتامی خطاب اور اجتماعی دُعا

آخر میں محترم حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان نے اختتامی خطاب کرتے ہوئے جلسہ کی عظیم الشان کامیابی پر خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا فرمایا۔ اس کے بعد دور دراز ملکوں اور اندرون ہند سے آئے ہوئے تمام مہمانانِ مسیح موعودؑ کا اور یہاں کے مرکزی و صوبائی حکام اور افسران اور پولیس کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے اِس جلسہ کی کامیابی کے لئے ہمارے ساتھ بھرپور تعاون کیا تھا۔ اس کے بعد محترم حضرت امیر صاحب نے ایک پُرسوز اور لمبی اجتماعی دُعا فرمائی دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے ان مخلصانہ اور رقت بھری دعاؤں کو قبولیت کا شرف عطا فرمائے۔

تہجد، درس القرآن اور تعارف دوران جلسہ مورخہ ۲۳ تا ۳۱ دسمبر ۷۶ء کو مسجد مبارک میں صبح ٹھیک پانچ بجے باجماعت نماز تہجد کا انتظام ہوا۔ محترم مولوی حکیم محمد دین صاحب۔ محترم مولوی شریف احمد صاحب امینی محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب محترم مولوی عبدالحق صاحب فضل اور خاکسار محمد عمر کو تہجد کے لئے امامت کے فرائض ادا کرنے کی توفیق ملی۔

بعد نماز فجر اِن مبارک ایام میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد کو مختلف تربیتی امور پر درس دینے کا شرف حاصل ہوا۔

مورخہ ۲۷ دسمبر بعد نماز فجر غیر ملک سے آئے ہوئے ہمارے سرخ و سفید اور سیاہ فام احمدی بھائیوں کا تعارف کرانے کی تقریب عمل میں لائی گئی۔ چنانچہ جماعت ہائے امریکہ۔ افریقہ۔ ماریشس انگلستان وغیرہ ممالک سے تشریف لائے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ کے ان پروانوں کا تعارف نہایت وجد آفرین اور رقت انگیز اور بہت ہی ایمان افروز تھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریروں کا ٹیپ ریکارڈ

یہ بات تمام حاضرین جلسہ کے لئے نہایت بابرکت اور ہمیشہ کے لئے یادگار رہے گی کہ مورخہ ۲۵، ۲۶ دسمبر کو مسجد مبارک اور مسجد اقصیٰ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جلسہ سالانہ ۷۶ء کی تقریروں کا ٹیپ ریکارڈ سنایا گیا۔

جوں ہی حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نہایت شیرینی اور دِل لبھا دینے والی آواز سُنی ہر ایک فدایانِ احمدیت کا دِل بھر آیا۔ اور مختلف جذبات سے معمور ہو کر اُن کے دل بھر آئے اور آنکھوں پر آنسو مسلط ہونے لگے کہ الٰہی تو نے ہمیں اپنے پیارے اور دل و جان سے عزیز آقا کی میٹھی آواز سُننے کی توفیق عطا فرمائی۔ خدا ہمیں جلد ہی وہ دن بھی نصیب فرمائے کہ ہم اپنے پیارے آقا کا مسکراتا ہوا بابرکت چہرہ بھی دیکھ سکیں۔ اور ہمارے حضور ہمارے درمیان جلوہ افروز ہوں۔ آمین۔

نکاح مورخہ ۲۷ دسمبر ۷۶ء بعد نماز مغرب و عشاء مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ صاحب نے ۳۴ نکاحوں کا اور دوسرے دن محترم حضرت امیر صاحب نے ایک نکاح کا اعلان فرمایا۔ خطبہ نکاح میں تقویٰ و طہارت پر زور دیتے ہوئے لباس تقویٰ کو اختیار کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی۔

جنازہ مورخہ ۲۸ دسمبر ۷۶ء بعد نماز ظہر و عصر مسجد مبارک سے ملحقہ صحن میں موصیوں کے دو جنازے پڑھائے گئے۔ ایک جنازہ محترمہ بلقیس بیگم صاحبہ اہلیہ پروفیسر محمد صاحب مرحوم سابق صدر جماعت مدراس اور دوسرا جنازہ ایک درویش بھائی فتح محمد صاحب نانبائی کی اہلیہ صاحبہ کا تھا۔ ایک کثیر حاضرین کے ساتھ محترم حضرت امیر صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور اُسی شام کو بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں لائی گئی۔ خدا تعالیٰ ہر دو کو اپنی مغفرت اور رحمت کی چادر سے ڈھانپ دے۔

غیر ملکی مہمانوں کی واپسی

مورخہ ۲۹ دسمبر کی صبح کو غیر ملک سے تشریف لائے ہوئے قافلہ کی روانگی ہوئی۔ نماز فجر کے بعد سے ہی احباب اپنے پیارے دور افتادہ ان روحانی بھائیوں سے دیر تک مصافحہ اور معانقہ کرتے رہے۔ اور دونوں طرف آنسوؤں کا تانتا بنا ہوا تھا۔ جلسہ گاہ کے باہر قریباً ۹½ بجے اس قافلہ کو نعرہ ہائے تکبیر اور دیگر اسلامی نعروں سے الوداع کہا۔

اسی طرح ہندوستان کے اندر مختلف صوبوں سے آنے والے حضرات بھی اپنے اپنے پروگرام کے مطابق اپنے وطنوں کو رخصت ہوئے۔ واللہ خیر حافظاً۔

وآخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العالمین ٭

ربوہ و قادیان میں کامیاب سالانہ جلسے (بقیہ صفحہ ۲)

تا وہ بھی اُن کی طرح پاک محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو کر اپنی زندگی کے اصل مقصد کو پاسکیں اور امام الزمان مہدی علیہ السلام اور آپ کے خلفائے عظام کے بتائے ہوئے طریق پر عمل پیرا ہو کہ اس زمانہ میں دین اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے لئے پہلوں کے دوش بدوش سرگرم عمل ہو سکیں۔ امین۔

درخواست ہائے دُعا

۱۔ میرے بیٹے عزیز نور احمد ناصر نے لاہور سے اطلاع دی ہے کہ اسکی بیوی عزیزہ مریم صدیقہ پھر بیمار ہوگئی ہے۔ مَیں احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ خاکسار: محمد عبداللہ درویش

۲۔ خاکسار کے دو بچوں کا نتیجہ P.U.C کا نکلنے والا ہے۔ نمایاں کامیابی کے لئے احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے خاکسار: فیض احمد مبلغ شموگہ۔

۳۔ خاکسار کی شادی ہوئے سات سال کا عرصہ گزر گیا۔ لیکن تا حال اولاد سے محروم ہوں۔ کافی علاج معالجہ کرایا گیا۔ ڈاکٹر کہتے ہیں کہ کوئی نقص نہیں ہے۔ جملہ احباب جماعت اور درویشان کرام سے درخواست ہے کہ اولاد نرینہ کے لئے دُعا فرمائیں۔ نیز خاکسار نے امسال بی۔ اے فائنل کا امتحان دینا ہے نمایاں کامیابی کے لئے دُعا فرمائیں۔
خاکسار: عبدالحکیم سیکرٹری مال آسنور (کشمیر)

۴۔ میرے والد محترم عبدالعزیز صاحب ساکن بھدرک (اڑیسہ) کچھ عرصہ سے بلڈ پریشر کی وجہ سے بیمار ہیں۔ ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: محمد یونس احمدی بھدرک

۵۔ مکرمہ زیب النساء بیگم صاحبہ بھدرک (اڑیسہ) سے جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کے لئے قادیان آئی تھیں۔ اسی دوران وہ بیمار ہوگئیں۔ احباب جماعت موصوفہ کی صحت کاملہ کے لئے دُعا فرمائیں۔ خاکسار: غلام مسیح احمدی بھدرک

۶۔ میرے لڑکے ظہیر احمد خان پرویز کے اپنڈکس کا آپریشن مورخہ ۱۲-۱۱-۷۶ کو ہوا ہے آپریشن کے بعد سے مسلسل بخار کا سلسلہ چل رہا ہے۔ احباب جماعت سے عزیز کی صحتیابی کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر میں ۵/- روپے ادا کئے گئے ہیں۔ خاکسار: رشید احمد خاں صدر جماعت عادل آباد۔

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
PHONES:- 52325/52686 P.P.
(Manufactures and Order Supliers)
پائیدار بہترین ڈیزائن ہیں:-
لیدر سول و ربر شیٹ کے سینڈل۔ زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
آپکا اپنا۔ ویرائٹی چپل پروڈکٹس مکھنیا بازار کانپور ۲۹/۲م

سینگوں اور گھاس سے تیار کردہ دلآویز مصنوعات
۱۔ سینگ اور لکڑی سے تیار کردہ پرندوں اور جانوروں کی دلآویز شکلیں
۲۔ گھاس سے تیار کردہ منارۃ المسیح۔ مسجد اقصیٰ۔ مختلف مناظر۔ دُنیا بھر کی مساجد احمدیہ اور مشن ہاؤسز کی تصاویر جو تبلیغی فوائد رکھتی ہیں۔
۳۔ عید مبارک کے کارڈ اور دیگر تصاویر۔
خط وکتابت کا پتہ
THE KERALA HORNS EMPORIUM
T.C-38/1582 MANACAUD
TRIVANDRUM (KERALA)
PIN. 695009
PHONE NO. 2351
P.B. NO. 128
CABLE:- "CRESCENT"

جناب سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ ایم ایل اے کی طرف سے
احمدی مہمانان کرام کے اعزاز میں اپنے ہاں ٹی پارٹی!

قادیان ۲۹ دسمبر۔ حلقہ قادیان کے ہردلعزیز ایم ایل اے اور جماعت احمدیہ سے دلی محبت اور اُلفت رکھنے والے نیتا جناب سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ نے حسب سابق کل مغرب کے وقت اپنے دولتکدہ پر احمدی مہمانوں کے اعزاز میں وسیع پیمانے پر ٹی پارٹی دی۔ اس پارٹی میں بھارت کے دُور دراز علاقوں سے آئے ہوئے مہمانوں میں سے چیدہ چیدہ حضرات اور بیرونی ممالک سے شریک ہونے والے احمدی احباب کے علاوہ مقامی سرکردہ افراد جماعت کو مدعو کیا گیا۔ جن میں حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل اور حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور ناظر صاحبان صدر انجمن احمدیہ خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ اس موقعہ پر جناب سردار صاحب کے اپنے دیگر غیر مسلم دوستوں کی خاصی تعداد بھی شریک ہوئی۔

جناب باجوہ صاحب نے پہلے مہمانوں کا پُرتپاک استقبال کیا۔ بعد میں آپ نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے جماعتِ احمدیہ کے ساتھ اپنے ذاتی گہرے دوستانہ تعلقات کا سلجھے ہوئے انداز میں ذکر کیا۔ اور معزز مہمانوں پر واضح کیا کہ قادیان میں مقیم درویشان نے ہمیشہ ہی جماعتِ احمدیہ کی شاندار رنگ میں نمائندگی کی ہے۔ کیا بلحاظ حُسنِ اخلاق اور قابلِ قدر برتاؤ کے اور کیا بلحاظ مُلکی خدمات میں اپنا بھرپور حصہ ڈالنے کے ——

آپ نے اپنی تقریر میں اُن مخالفتوں کا بھی مختصراً ذکر کیا جو پاکستان میں جماعت کی کی جارہی ہیں۔ بالخصوص ربوہ کے جلسہ سالانہ میں بہت سی روکاوٹوں کے پیش آنے پر جماعت کے مثالی صبر و سکون پر جماعت کی تعریف کرتے ہوئے دُعا کی کہ اس طرح پر صبر کرنے والوں کا صبر بالآخر اُن کی ترقی اور سربلندی کا موجب ہی بنا کرتا ہے۔ اور مشکلات پیدا کرنے والے اپنے بُرے ارادوں میں ناکام و نامراد ہُوا کرتے ہیں۔ کیونکہ ہمیں مہاپُرشوں کی تاریخ میں اس طرح کی مثالیں ملتی ہیں۔

محترم باجوہ صاحب کی تقریر کے جواب میں محترم سید فضل احمد صاحب ایڈیشنل آئی۔ جی پٹنہ (بہار) نے غیر ملکی مہمانوں کی سہولت کے پیش نظر انگریزی میں خطاب کرتے ہوئے جناب باجوہ صاحب کا شکریہ ادا کیا اور مقامی احباب جماعت اور ہر جلسہ پر آنے والے مہمانوں کے ساتھ ان کے خلوص کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے واضح کیا کہ جماعتِ احمدیہ جو بین الاقوامی حیثیت رکھتی ہے، اس کی مُنہ بولتی حقیقت اس وقت بیرونی ممالک سے آئے ہوئے مہمانوں کی اس پارٹی میں حاضری ہے۔ جو شخص اور جو تنظیم اور جماعت، احمدیہ جماعت کے ساتھ اچھا برتاؤ کرتی ہے ان کی نیک نامی بھی عالمی شہرت سے حصہ پا جاتی ہے۔ کیونکہ باہر سے آنے والے مہمان اس کی میٹھی یادیں اپنے ساتھ لے جاتے ہیں۔ اور قادیان سے محبت کے ساتھ ساتھ ان معززین کے حُسنِ سلوک کو وہ کبھی بھول نہیں سکتے۔ ہماری دُعا ہے کہ جناب سردار باجوہ صاحب ملک اور قوم اور نوع انسانی کے لئے زیادہ سے زیادہ خدمات کی توفیق پاتے رہیں۔ اس کے بعد ایک پُرتکلف ٹی پارٹی ہوئی جس میں تمام شرکاء کی عمدہ قسم کی مٹھائیوں وغیرہ سے تواضع کی گئی۔ (نامہ نگار)

ہر قسم اور ہر ماڈل
کے موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے
آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے!!
آٹو ونگس
AUTOWINGS
32, SECOND MAIN ROAD
C.I.T. COLONY
MADRAS-600004
PHONE NO-76360

جلسہ سالانہ قادیان کی کامیابی کیلئے معززین کی نیک تمنائیں اور پیغامات!

قادیان میں جماعت احمدیہ کا ۸۵ واں سالانہ جلسہ ۲۶ ۔ ۲۷ ۔ ۲۸ دسمبر ۱۹۷۶ء کو منعقد ہوا اس موقعہ پر ملک کی نامور شخصیات نے اپنی نیک تمناؤں کا اظہار کرتے ہوئے جو پرخلوص پیغامات مرکز سلسلہ میں ارسال فرمائے اور جلسہ کے آخری روز آخری اجلاس میں پڑھ کر سنائے گئے ان کا خلاصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے :۔ (ایڈیٹر بدر)

جناب میر مشتاق احمد صاحب چیئرمین ۔ میٹرو پولیٹن کونسل ۔ دہلی

اپنے پیغام میں فرماتے ہیں :۔
یقین کیجئے کہ شدید مصروفیت کی وجہ سے جلسہ سالانہ میں میری حاضری ممکن نہیں۔

جناب سید میر قاسم صاحب وزیر سول سپلائیز اینڈ کوآپریشن ۔ حکومتِ ہند

تحریر فرماتے ہیں :۔
جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کے لئے دعوت نامہ موصول ہوا ۔ لیکن اپنی پہلے سے طے شدہ مصروفیات کے باعث جلسہ میں شامل ہونے سے معذرت خواہ ہوں تاہم جلسہ سالانہ کی کامیابی کے لئے نیک تمنائیں پیش کر رہا ہوں۔

جناب ڈی ۔ ڈی ٹھاکر صاحب وزیر مالیات حکومتِ ہند

تحریر فرماتے ہیں کہ :۔
اپنی پہلے سے طے شدہ مصروفیات کے باعث جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت سے قاصر ہوں ۔ تاہم جلسہ سالانہ قادیان کے پروگرام کی کامیابی کے لئے نیک تمنائیں رکھتا ہوں ۔

عزت مآب مہندر موہن چودھری گورنر پنجاب

اپنے پیغام میں فرماتے ہیں :۔
یہ اطلاع میرے لئے بے حد مسرت آمیز ہے کہ قادیان میں جماعتِ احمدیہ کا پچاسی واں جلسہ سالانہ منعقد ہو رہا ہے ۔ میں متمنی ہوں کہ احمدیوں کو اپنے اس مقدس مقام کی بابرکت زیارت کا موقعہ نصیب ہو ۔ اور اپنے دینی مشاغل میں اس مذہبی اجتماع کو ہر طرح کی کامیابی عطا ہو ۔

جناب خوشحال بہل صاحب ڈپٹی منسٹر کاٹیج انڈسٹریز اینڈ کلچرل آفیئرز پنجاب

اپنے پیغام میں فرماتے ہیں کہ :۔
مجھے اس خبر سے کہ جماعتِ احمدیہ کا سالانہ جلسہ منعقد ہو رہا ہے ۔ بے حد مسرت ہوئی تہذیب عالم میں جماعتِ احمدیہ کا ایک الگ لائق مقام ہے ۔ یہ ایسی جماعت ہے کہ جس نے ممتاز باخدا لوگ ۔ فضلاء اور انتظامیہ کے سربراہ پیدا کئے ہیں ۔ مجھے توقع ہے کہ زائرین کے لئے یہ اجتماع اپنے تجربات کے باہمی تبادلہ کا موقعہ بہم پہنچائے گا ۔ میں اس کی اعلیٰ کامیابی کی تمنا رکھتا ہوں ۔

جناب بل رام جلکھر صاحب وزیر آبپاشی و برقیات ۔ پنجاب

اپنے پیغام میں فرماتے ہیں :۔
افسوس دہلی میں ایک سرکاری اجلاس ہے اس کی وجہ سے جلسہ سالانہ میں شرکت سے معذور ہوں ۔ لیکن میری نیک تمنائیں اس جلسہ کی کامیابی کے لئے آپ کے ساتھ ہیں ۔

جناب یش صاحب وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن حکومتِ پنجاب

تحریر فرماتے ہیں کہ :۔
میں اپنی پہلے سے طے شدہ مصروفیات کے باعث معذرت خواہ ہوں کہ جلسہ سالانہ کے پروگرام میں شامل ہو سکوں ۔

جناب امراؤ سنگھ صاحب ریونیو منسٹر حکومتِ پنجاب ۔

تحریر فرماتے ہیں کہ :۔
دہلی میں اہم میٹنگوں میں شمولیت کرنی ہے ۔ اس وجہ سے جماعتِ احمدیہ قادیان کے جلسہ سالانہ میں شمولیت سے معذرت خواہ ہوں ۔ تاہم جلسہ سالانہ کے پروگرام کی کامیابی کے لئے نیک تمنائیں قبول فرمائیں ۔

جناب عبدالعزیز صاحب زرگر ایم ایل اے ۔ سابق وزیر جموں و کشمیر

اپنے پیغام میں فرماتے ہیں کہ :۔
مجھے قادیان کے مشہور مقام پر جلسہ سالانہ کے منعقد ہونے کی اطلاع سے بے حد خوشی ہوئی ۔ کاش کہ میں اس میں شامل ہو سکتا ۔ لیکن افسوس کہ بعض موانع درپیش ہیں ۔ اللہ تعالیٰ جلسہ کو کامیاب فرمائے ۔

قادیان کو بھی ماڈل ٹاؤن بنانے کی (Habitale Town) سکیم میں شامل کیا جائے

جلسہ سالانہ قادیان میں احمدیہ جماعت کا ریزولیشن!

قادیان ۲۸ دسمبر ۔ جماعتِ احمدیہ کے ۸۵ ویں جلسہ سالانہ کے آخری اجلاس میں قادیان کے متعلق جو ریزولیشن بالاتفاق پاس ہوا ، اس کا مکمل متن ذیل میں درج کیا جاتا ہے (ایڈیٹر بدر)

قادیان جماعتِ احمدیہ کا بین الاقوامی مرکز ہے ۔ اور دنیا بھر کے احمدیوں کو اس مقدس مقام سے دلی محبت اور عقیدت ہے اس لئے کہ جماعتِ احمدیہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام اس بستی میں پیدا ہوئے اور اسی بستی میں آپؑ کا مزارِ مبارک ہے اور دیگر مقدس مقامات ہیں ۔

اس تقدس و عقیدت کی وجہ سے دنیا کے مختلف ممالک اور اقوام کے احمدی اور دیگر افراد اس مقدس مقام کی زیارت کے لئے آتے ہیں اور اپنے تأثرات کو بھی غیر ممالک میں ساتھ لے جاتے ہیں اور اپنے ملکوں کے پریس اور اخبارات میں بھی شائع کرتے ہیں ۔

جماعت احمدیہ کو یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی ہے کہ حکومتِ پنجاب اپنی پالیسی کے ماتحت مختلف اہم شہروں ، قصبوں اور دیہات کو ان کی مذہبی اہمیت کے پیشِ نظر Habitale دیہات اور ٹاؤن کی شکل دے کر ان کی صفائی ، خوبصورتی اور دیگر ضروریات کا خاص انتظام کرتی ہے ۔ اس جلسہ سالانہ کے موقع پر جس میں نہ صرف ہندوستان کے تمام صوبوں کے نمائندگان موجود ہیں بلکہ بیرونی ممالک کے احمدی نمائندگان اور زائرین بھی شامل ہیں ۔ ہم حکومتِ پنجاب اور چیف منسٹر جناب گیانی ذیل سنگھ صاحب سے یہ درخواست کرتے ہیں کہ وہ قادیان کی مقدس بستی کو اس کی بین الاقوامی مذہبی اہمیت کے پیشِ نظر Habitale ٹاؤن کی پالیسی کے ماتحت شامل کرے ۔ تاکہ اس بستی کو بھی ایسی تمام سہولیات اور مراعات میسر آسکیں جو ایک Habitale town کو حاصل ہوتی ہیں ۔ جس کے نتیجہ میں بیرونی ممالک سے آنے والے زائرین حکومتِ ہند کے ہمدردانہ رویہ کے متعلق اور بھی زیادہ اچھا اثر لے کر جائیں ۔

اعلان نکاح

مورخہ ۱۵/۱۲/۷۶ کو لیڈی ڈاکٹر سیدہ امۃ الحفیظ صاحبہ بنت سید محمد شاہ سیفی ساکن بیج بہاڑہ (کشمیر) کے نکاح کا اعلان ، مکرم ڈاکٹر سید مبشر احمد صاحب ولد مکرم سید فضل الرحمٰن صاحب ساکن خوردہ ضلع پوری اڑیسہ کے ساتھ مبلغ دس ہزار روپے حق مہر کے عوض مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب نے کیا ۔ مورخہ ۱۶/۱۲/۷۶ کو رخصتانہ عمل میں آیا ۔ اس خوشی کے موقعہ پر شکرانہ فنڈ میں ۵/- روپے اور اعانت بدر میں ۵/- روپے ادا کئے گئے ہیں ۔ رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے
(خاکسار : سید محمد شاہ سیفی)